Postal Reg.No:PB/1023/2000

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد 50 | شمارہ :2-1

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly BADR Qadian

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

شرح چندہ
سالانہ 200 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ یا 40 ڈالر
امریکن۔ بذریعہ
بحری ڈاک
10 پونڈ

8/15 شوال 1421 ہجری 4/11 صلح 1380 ہش 4/11 جنوری 2001ء

اخبار احمدیہ

قادیان 6 جنوری (مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے سے بہتر ہے الحمدللہ۔

کل حضور نے مسجد فضل لندن میں اس صدی کا پہلا خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور وقف جدید کے سال نو کے آغاز کا اعلان فرمایا۔

پیارے آقا کی صحت وسلامتی کامل شفایابی درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے احباب دعائیں کرتے رہیں۔

اللھم ایدہ امامنا بروح القدس وبارك لنا فی عمرہ و امرہ

خلاصہ خطبہ عید الفطر

خدا تعالیٰ یہ پسند فرماتا ہے کہ اپنی نعمت کا اثر اپنے بندے پر دیکھے

تحدیث نعمت کا دوسرا انداز خلق خدا کی خدمت

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے احباب جماعت عالمگیر کو عید مبارک کا تحفہ

ارشاد فرمودہ 27 دسمبر 2000ء بمقام اسلام آباد ٹلفورڈ انگلینڈ

قادیان (ایم ٹی اے) تشہد تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے درج ذیل آیات کی تلاوت اور سادہ ترجمہ پیش فرمایا۔

اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَاٰوٰى وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغْنٰى فَاَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ۔ وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ۔

اس کے بعد ترمذی کتاب الادب سے یہ حدیث پیش فرمائی حضرت عمر بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ یہ بات پسند فرماتا ہے کہ وہ اپنی نعمت کا اثر اپنے بندے پر دیکھے یعنی خدا نے جو نعمت عطا فرمائی ہے اس سے استفادہ کرنا ثواب کا موجب ہے۔

حضور پرنور نے ایک حدیث مسلم و بخاری سے یہ بیان فرمائی کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اس کی طرف دیکھو جو تم سے کم درجے کا ہے یعنی کم وسائل والا ہے اور اس کی طرف نہ دیکھو جو تم سے اوپر ہے یعنی جو تم سے اچھی حالت میں ہے یہ طرز عمل اس بات کا زیادہ حقدار ہے کہ تم اپنے اوپر اللہ کی نعمت کو تحقیر کی نظر سے نہ دیکھو فرمایا بخاری کی ایک روایت میں یہ بھی آیا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اگر تم میں سے کوئی کسی ایسے شخص کی طرف دیکھتا ہے جسے مالی اور جسمانی لحاظ سے اس پر فضیلت دی گئی ہے تو اس کی طرف بھی تو دیکھے جو اس سے کم درجے کا ہے اسطرح شکر نعمت کا حق صحیح معنوں میں ادا ہوسکتا ہے سب انسان برابر نہیں ہیں کوئی اونچے درجے کا کوئی نیچے درجے کا اگر انسان صرف اونچے درجے والے کو دیکھتا رہے تو اس سے حسد پیدا ہوتا ہے رشک تو جائز ہے مگر حسد جائز نہیں لیکن اگر کوئی اونچے درجے والے کو دیکھے تو ان کو بھی دیکھے جو نچلے درجے والے ہیں جن کے بچے بیمار ہیں یا کوئی اور مشکل پڑی ہے تو ان کو دیکھ کر شکر نعمت کا حق ادا ہوسکتا ہے ورنہ انسان کو اس کا خیال نہیں آتا تحدیث نعمت کا دوسرا انداز خلق خدا کی خدمت ہے حضرت ابوہریرہ بیان فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا کہ اے ابن آدم میں نے تجھ سے کھانا مانگا مگر تو نے مجھے کھانا نہ کھلایا وہ کہے گا اے میرے رب تو رب العالمین ہے میں تجھے کیسے کھانا کھلاتا اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تجھے علم نہیں میرے فلاں بندے نے تجھ سے کھانا مانگا تھا اور تو نے اسے نہیں کھلایا کیا تجھے سمجھ نہیں آئی کہ اگر تو اسے کھانا کھلاتا تو گویا مجھے کھانا کھلاتا کیونکہ میری رضا کی خاطر تو اسے کھانا کھلاتا پھر فرماتے ہیں اے ابن آدم میں نے تجھ سے پانی مانگا مگر تو نے مجھے پانی نہ پلایا وہ کہے گا اے میرے رب تو رب العالمین ہے میں تجھے کیسے پانی پلاتا اللہ تعالیٰ فرمائے گا میرے فلاں بندے نے تجھ سے پانی مانگا تھا تو نے اسے پانی نہیں پلایا کیا تجھے یہ سمجھ نہ آئی کہ اگر تو اسے میری رضا کی خاطر پانی پلاتا تو گویا تو نے یہ پانی مجھے پلایا ہوا اور اس کا ثواب میں تجھے دیتا۔ فرمایا اسمیں لازمی شرط یہ ہے کہ یہ نیکی کے افعال خدا کی رضا کی خاطر ہونے چاہئیں بعض لوگوں کے دل سے ویسے ہی نیکی کی بات اٹھتی ہے وہ کرتے ہیں لیکن خدا پر ایمان نہیں رکھتے تو اللہ تعالیٰ کے اوپر اس کی کوئی جزا نہیں ہے جزا اسی کی ہے جو خدا کی خاطر نیک کام کیا جائے اور اس پر اللہ تعالیٰ بھر بھرپور جزا عطا فرماتا ہے حضور انور ایدہ اللہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباس آیت کریمہ کی روشنی میں پیش فرمائے۔ پھر فرمایا اس مختصر خطبہ عید کے بعد اب میں تمام جماعت کو جو یہاں حاضر ہے اور ساری جماعت کو جو یہاں حاضر نہیں عید مبارک کا تحفہ پیش کرتا ہوں۔ فرمایا تقریباً ہر ملک سے عید مبارک کے پیغامات سے میری فائل بھر گئی ہے میرے لئے ممکن نہیں ہر ایک کو الگ الگ جواب دوں لیکن ان سب کو میں اس موقعہ پر عید مبارک کا تحفہ پیش کرتا ہوں

☆☆☆
☆☆☆

اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف کی عظمت کو قائم کرنے کیلئے چودھویں صدی کے سر پر مجھے بھیجا ہے

کہ میں اسلام کو براہین اور حجج ساطعہ کے ساتھ تمام مذہبوں اور ملتوں پر غالب کر کے دکھاؤں

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ۲۸/ دسمبر ۱۹۰۰ء بروز جمعہ بیان فرمودہ ارشادات عالیہ کا خلاصہ

خلاصہ خطبہ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۲۹/ دسمبر ۲۰۰۰ء

قادیان ۲۹/ دسمبر (ایم ٹی اے) تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور پُر نور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورۃ الجمعہ کے درج ذیل آیات کی تلاوت فرمائی اور ساتھ ہی سادہ ترجمہ پیش فرمایا۔

هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ۔ وَّاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ۔ (جمعہ آیات ۳ اور ۴)

باقی صفحہ (7) پر ملاحظہ فرمائیں

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

”اسلامی دہشت گردی“۔ اصل حقیقت کیا ہے؟

.............۵.............

اب ہم اپنے مضمون کے اس موڑ پر آگئے ہیں جہاں ہمیں یہ ثابت کرنا ہے اگر اسلام اسقدر شفقت و محبت سے بھرا ہوا ہے تو پھر اسلام پر جہاد کے ذریعہ انسانوں پر ظلم کرنے اور آزادی ضمیر کے خلاف مرتد کو قتل کرنے کا جو الزام لگایا جاتا ہے اس کی اصل حقیقت کیا ہے۔

یاد رکھنا چاہئے کہ قرآن مجید کی روشنی میں جہاد کی تین اقسام ہیں۔

۱۔ جہاد اکبر ۲۔ جہاد کبیر اور ۳۔ جہاد اصغر۔

جہاد اکبر سے مراد نفس کا جہاد ہے یعنی اپنے نفس پر کنٹرول کرتے ہوئے اُسے برے کاموں سے روکنا اور نیکی کے کاموں پر لگائے رکھنا۔ آنحضرت ﷺ تلوار کے جہاد کو جہاد اصغر یعنی سب سے چھوٹا جہاد فرمایا کرتے تھے گویا اس جہاد کے ذریعہ آپ اور آپ کے صحابہ دشمنان اسلام کا مقابلہ صرف اس لئے کرتے تھے تا کہ جہاد اکبر کیلئے راستہ ہموار ہو سکے چنانچہ ایک جنگ سے واپسی کے موقع پر آپ نے فرمایا۔ رجعنا من الجهاد الاصغر الى الجهاد الاكبر۔ (رد المختار علی الدر المختار جلد ۳ صفحہ ۲۳۵)

یعنی ہم جہاد اصغر (تلوار کے جہاد) سے جہاد اکبر یعنی اپنے نفسوں کے جہاد کی طرف لوٹ رہے ہیں۔

جہاد کبیر: ۔ جہاد کبیر سے مراد تبلیغ اسلام ہے قرآن مجید میں فرمان الٰہی ہے ولا تطع الكافرين وجاهدهم به جهاداً كبيراً۔ فرقان:۵۳

کہ کافروں کی اطاعت نہ کر بلکہ اس قرآن کے ذریعہ سے جہاد کبیر کرہ

جہاد اصغر جیسا کہ بتایا گیا ہے کہ اس سے مراد تلوار کا جہاد ہے اور جو صرف اس وقت فرض ہوتا ہے جب کوئی قوم مسلمانوں کو دین اسلام سے جبراً روکے ان پر جبر کرے کہ وہ اسلام کے علاوہ کوئی اور مذہب قبول کریں اسی جہاد کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ۔

وقاتلوهم حتىٰ لا تكون فتنة ويكون الدين لله۔ (البقرہ:۱۹۴)

کہ ان سے اس وقت تک جنگ کرو جب تک کہ دین کے نام پر فتنہ ختم ہو جائے اور قبول دین سارے کا سارا محض اللہ کی خاطر ہو جائے اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں۔

عن ابن عمر ان الله يقول وقاتلوهم حتىٰ لاتكون فتنة قال ابن عمر قد فعلنا علىٰ عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم اذكان الاسلام قليلا فكان الرجل يفتن فى دينه امايقتلوه وامايوثقوه حتى كثر الاسلام فلم تكن فتنة۔ (بخاری کتاب التفسیر سورۃ الانفال:۴۰)

یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان کفار سے اس وقت تک لڑتے رہو جب تک کہ ملک میں فتنہ نہ رہے اس کے متعلق ابن عمر کہتے ہیں کہ ہم نے اس الٰہی حکم کی تعمیل یوں کی کہ جبکہ رسول اللہ کے زمانے میں مسلمان بہت تھوڑے تھے اور جو شخص اسلام لاتا تھا اُسے کفار کی طرف سے دین کے راستے میں دُکھ دیا جاتا تھا اور بعض کو قتل کر دیا جاتا تھا اور بعض کو قید کر دیا جاتا تھا یہاں تک کہ جب مسلمانوں کی تعداد زیادہ ہوگئی تو پھر دین سے ہٹانے کا فتنہ نہ رہا۔

پس اسلام نے کبھی بھی جبر سے کام نہیں لیا البتہ مسلمانوں پر دین کے معاملہ میں لگاتار جبر کیا جاتا رہا ہے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر جہاد کا مطلب صرف یہی ہے کہ دین کے معاملے میں جبر کو ختم کیا جائے تو اس وقت دنیا میں چاروں طرف مسلمان جو جہاد کے نام پر جنگیں جاری رکھے ہوئے ہیں کیا اُنہیں جہاد کہا جا سکتا ہے اس کا جواب یہ ہے کہ آج دُنیا میں جس جس جگہ پر بھی مسلمانوں کی غیر مسلموں سے یا مسلمانوں کی آپس میں جنگیں ہو رہی ہیں یا ہوتی رہتی ہیں اُنہیں ہرگز جہاد نہیں کہا جا سکتا ایسی جنگوں کا نام جہاد رکھ کر اُسلام کے مقدس نام کو بدنام کیا جا رہا ہے۔

دراصل ایسی جنگوں کو جہاد کا نام از منہ وسطیٰ کے بادشاہی دور میں دیا گیا ہے جبکہ ہر بادشاہ نے مسلمانوں کو جنگ کی طرف ابھارنے کیلئے اپنی جنگوں کا نام ”جہاد“ رکھ لیا اس پر از منہ وسطیٰ کے مفتیوں نے یہ ظلم کیا کہ اپنے فتووں کے ذریعہ ایسی جنگوں کو جہاد کا مقدس نام بھی دے دیا۔ اور پھر ظلم پر ظلم یہ کیا کہ پھر اسلام میں ہر مسلک کے مفتی نے اپنے مسلک کو تو جہاد کا نام دیا اور دوسروں کو چاہے وہ مسلمان ہی کیوں نہ ہوں اپنے جہاد کی تلواروں سے چھلنی کرنے کی کھلی اجازت دے دی۔ یہ وہ دور تھا جس میں جہاد کی تعریفیں بدلنی شروع ہوئیں اور اپنے مفادات کی خاطر جہاد کی تعریف میں کئی امور اور بھی شامل کر لئے گئے اور مزید ظلم یہ کیا کہ آنحضرت ﷺ اور صحابہ کرام کے جہاد کو اپنے خود ساختہ جہاد کی تعریفوں میں داخل کرنے کی مذموم کوشش بھی کی ہے۔

چنانچہ دیوبندیوں کے حکیم الامۃ اور مجدد الملۃ مولانا اشرف علی تھانوی جہاد کے متعلق درج ذیل خیالات کا اظہار فرماتے ہیں۔

”دلائل اس کے شاہد ہیں کہ خالی نماز روزہ سے کبھی کامیابی نہیں ہوتی اور نہ ہو سکتی ہے بلکہ ایک دوسری چیز کی بھی ضرورت ہے اور وہ چیز قتال و جہاد ہے“ (اسلامی حکومت و دستور مملکت افادات حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی انتخاب و ترتیب محمد زید مظاہری ندوی صفحہ ۴۶۲ مطبوعہ ۱۹۱۸ ناشر ادارہ افادات اشرفیہ ہتھوڑہ باندہ یوپی)

پھر مذکورہ کتاب میں ہی تھانوی صاحب جہاد کی غرض و غایت درج ذیل الفاظ میں بیان فرماتے ہیں۔

”جہاد اسلام کے غلبہ کیلئے ہے کیونکہ ہمیں اسلام کی تبلیغ کرنے کا حکم ہے اور وہ حق دوسروں کے غلبہ کی حالت میں اطمینان کے ساتھ نہیں ہو سکتا جب چاہے اس کو روک سکتے ہیں اس لئے اسلام کو غلبہ کی ضرورت ہے اور غلبہ بغیر جہاد کے یا جہاد کے خوف سے ادائے جزیہ کے بغیر نہیں ہو سکتا“ (ایضاً صفحہ ۴۶۵)

اور پھر جہاد کا طریقہ یوں بیان کرتے ہیں:۔

”اور یہ جو کہا گیا ہے کہ جہاد مدافعت اور خود اختیاری حفاظت کیلئے ہے اس سے یہ نہ سمجھا جائے کہ جہاد میں ابتداء نہ کی جائے کیونکہ خود ابتداء کرنے کی غرض بھی یہی مدافعت و حفاظت ہے کیونکہ غلبہ کے بغیر مزاحمت کا احتمال ہے“ (ایضاً صفحہ ۴۶۸)

سوال یہ ہے کہ اگر جہاد میں پہل کرنے کی اجازت ہے تو پھر اس فرمان نبوی کا کیا مطلب ہوگا يا ايها الناس لا تتمنوا لقاء العدو واسئلوا الله العافية فاذا لقيتموهم فاصبروا (بخاری)

اے لوگو تمہیں چاہئے کہ دشمن کے مقابلہ کی خواہش نہ کیا کرو اور خدا سے امن و عافیت کے خواہاں رہو لیکن اگر تمہاری خواہش کے بغیر دشمن سے جنگ کرنا ہی پڑے تو صبر کرو۔

اسی طرح ”مجدد الملت“ جهاد بالسيف کو جہاد اکبر بتاتے ہیں جبکہ آنحضرت ﷺ اس کو جہاد اصغر قرار دیتے ہیں ”مجدد الملت“ اشرف علی تھانوی دیوبندی کا مطلب غالباً یہ ہے کہ لڑائی جھگڑا اور قتال ہی مسلمانوں کا سب سے بڑا جہاد ہے اور باقی سب باتیں حتی کہ عبادتِ الٰہی بھی اس سے نیچے ہیں یا للعجب! فرماتے ہیں۔

”آج کل عام طور پر لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ کفار سے قتال کرنا جہاد اصغر ہے اور مجاہدہ نفس جہاد اکبر ہے گویا کہ کفار سے قتال کو علی الاطلاق اس مجاہدہ نفس سے جو خلوت میں ہو درجہ میں گھٹا ہوا سمجھتے ہیں حالانکہ یہ صحیح نہیں۔“ (ایضاً صفحہ ۴۸۷)

سوال یہ ہے کہ اشرف علی تھانوی صاحب دیوبندی آنحضرت ﷺ کی اس حدیث مبارک کو کہاں لے جائیں گے جس میں آپ نے غزوہ سے لوٹتے ہوئے فرمایا تھا کہ رجعنا من الجهاد الاصغر الى الجهاد الاكبر۔

کیا تھانوی دیوبندی صاحب کو اس حدیث رسول ﷺ کی خبر نہیں یا اگر خبر ہے تو پھر کیا یہ رسول اللہ ﷺ کے فرمان کی کھلی کھلی نافرمانی و گستاخی نہیں ہے۔

اُدھر ہم تھانوی صاحب کے جہاد بالسیف کے متعلق خیالات کا ذکر کر چکے ہیں۔

☆۔ آپ کے نزدیک نماز روزہ کامیابی کیلئے ضروری نہیں حقیقی کامیابی کیلئے قتال (جہاد) نہایت ضروری ہے۔ سوال یہ ہے کہ پھر یہ آیت قرآنی کہاں جائے گی جس میں ارشاد ہے کہ قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ هُمْ فِى صَلَاتِهِم خَاشِعُون وَالذين هم عن اللغو مُعرضون والذين هم للزكوٰة فٰعلون وَالَّذين هم لِفُروجهم حٰفِظُون اِلَّا عَلىٰ اَزواجهم اوما ملكت ايمانهم فانهم غير ملومين۔ فمن ابتغىٰ وراء ذلك فاولئك هم العٰدون والذين هم لاٰمٰنٰتهم وعهدهم راعُون والذين هم علىٰ صلوٰتهم يُحافظون اولئك هم الوارثون الذين يرثون الفردوس هم فيها خلدون۔ (المومنون ۲:۱۲)

یعنی وہ مومن کامیاب ہوگئے جو اپنی نمازوں میں عاجزانہ رویہ اختیار کرتے ہیں اور جو لغو باتوں سے اعراض کرتے ہیں اور جو زکوٰۃ باقاعدہ دیتے اور جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں سوائے اپنی بیویوں کے یا جن کے مالک ان کے دائیں ہاتھ ہوئے ہیں۔ پس ایسے لوگوں کو کسی قسم کی ملامت نہیں اور وہ لوگ (بھی کامیاب ہیں) جو اپنی امانتوں اور عہدوں کا خیال رکھتے ہیں اور جو لوگ اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں یہی لوگ اصل وارث ہیں جو فردوس کے وارث ہوں گے وہ اس میں ہمیشہ رہتے چلے جائیں گے۔

پس قرآن مجید تو نماز کے خشوع و خضوع اور حفاظت کو فلاح و کامیابی کا گر بتاتا ہے لیکن تھانوی دیوبندی قتال کو کامیابی بتاتے ہیں قابل غور ہے!!

☆۔ اسی طرح تھانوی صاحب فرماتے ہیں کہ تبلیغ اسلام بغیر غلبہ کے ممکن نہیں اور غلبہ کیلئے قتال ضروری ہے اور یا پھر اس وقت تبلیغ ہو سکتی ہے جبکہ کفار جزیہ دیکر مغلوب ہو جائیں۔ گویا نعوذ باللہ من ذالک تھانوی صاحب کے نزدیک تبلیغ اسلام کیلئے پہلے کفار کے گلے کاٹ کر ان کو مغلوب کرنا چاہئے اور پھر انہیں اسلام کا پیغام پہنچانا چاہئے۔ حکیم الامت اور مجدد الملت کے اس خیال پر ہم سوائے انا لله وانا اليه راجعون پڑھنے کے اور کیا کہہ سکتے ہیں ان کے نزدیک رسول اللہ ﷺ کا لایا ہوا دین کامل نعوذ باللہ من ذالک ایسا خونخوار دین ہے کہ لوگوں کے گلے کاٹ کر ان کے جسموں پر غلبہ حاصل کرنا اس کا مقصود ہے کیونکہ گلے کاٹنے سے تو جسموں پر ہی غلبہ مل سکتا ہے دلوں پر نہیں (باقی)

منیر احمد خادم

خطبہ جمعہ

نشان کی جڑ دعا ہی ہے۔ یہ اسمِ اعظم ہے اور دنیا کا تختہ پلٹ سکتی ہے۔

دعا مومن کا ہتھیار ہے

اللہ جلشانہ نے جو دروازہ اپنی مخلوق کی بھلائی کے لئے کھولا ہے وہ ایک ہی ہے یعنی دعا

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مقبول دعاؤں کے لاتعداد واقعات میں سے چند ایک کا نہایت ایمان افروز اور روح پرور تذکرہ

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز-
فرمودہ ۱۵؍ستمبر ۲۰۰۰ء بمطابق ۱۵؍تبوک ۱۳۷۹ھجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلك يوم الدين - إياك نعبد و إياك نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

﴿هُوَالْحَیُّ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ .فَادْعُوْهُ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ﴾۔

(سورۃ المومن:۶۶)

وہی زندہ ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ پس اسی کے لئے دین کو خالص کرتے ہوئے اسے پکارو۔ کامل تعریف اللہ ہی کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔

اب جو مضمون جاری ہے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مقبول دعاؤں کا مضمون ہے جس کے بہت سے حصے آپ کے اپنے ہی الفاظ میں ہیں اور بعض دوسروں کے الفاظ میں ان کی روایت کے طور پر بھی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کی قبولیت کا مضمون دراصل بہت ہی لمبا ہے۔ اس کثرت سے آپ کی دعائیں قبول ہوئی ہیں کہ انسان حیران رہ جاتا ہے۔ اس کے بیشمار ثبوت ہر جگہ پھیلے پڑے ہیں۔ جماعت احمدیہ دنیا میں جہاں جہاں بھی ہے ان کے خاندانوں میں کوئی نہ کوئی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قبولیت دعا کے نمونوں کا ذکر چلتا ہوگا۔ اس لئے اتنے وسیع مضمون کو سمیٹنا تو بہر حال ممکن نہیں مگر جستہ جستہ بعض قبولیت دعا کے نمونے میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں "منجملہ اُن نشانوں کے سعد اللہ لودہانوی کی موت ہے جو پیشگوئی کے مطابق ظہور میں آئی۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ جب منشی سعد اللہ لودہانوی بدگوئی اور بدزبانی میں حد سے بڑھ گیا اور اپنی نظم اور نثر میں اس قدر اُس نے مجھ کو گالیاں دیں کہ مَیں خیال کرتا ہوں کہ پنجاب کے تمام بدگو دشمنوں میں سے اوّل درجہ کا وہ گندہ زبان مخالف تھا۔ تب مَیں نے اُس کی موت کے لئے جناب الٰہی میں دعا کی کہ وہ میری زندگی میں ہی نامراد رہ کر ہلاک ہو اور ذلّت کی موت سے مرے۔ اس دعا کا باعث صرف اُس کی گالیاں نہیں تھیں بلکہ بڑا باعث یہ تھا کہ وہ میری موت کا خواہاں تھا اور اپنی نظم و نثر میں میرے لئے بددعائیں کرتا تھا اور اپنی سفاہت اور جہالت سے میری تباہی اور ہلاکت کو بدل چاہتا تھا اور لعنۃ اللہ علی الکاذبین میرے حق میں اُس کا ورد تھا۔ اور تمنا کرتا تھا کہ مَیں اُس کی زندگی میں تباہ ہو جاؤں اور ہلاک ہو جاؤں اور یہ سلسلہ زوال پذیر ہو جائے اور اس وجہ سے جھوٹا ٹھہروں اور مخلوق کی لعنت کا نشانہ بنوں۔ اور اگرچہ یہ تمنا ہر ایک دشمن میں پائی جاتی ہے کہ وہ میری موت دیکھیں اور اُن کی زندگی میں میری موت ہو لیکن یہ شخص سب سے بڑھ گیا تھا اور ہر ایک بدی کے لئے جب بد قسمت مخالف قصد کرتے تھے تو وہ اس منصوبہ سے پورا حصہ لیتا تھا اور مَیں باور نہیں کر سکتا کہ جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے کسی نے ایسی گندی گالیاں کسی نبی اور مُرسَل کو دی ہوں جیسا کہ اُس نے مجھے دیں۔ چنانچہ جس شخص نے اُس کی مخالفانہ نظمیں اور نثریں اور اشتہار دیکھے ہوں گے، اُس کو معلوم ہوگا کہ وہ میری ہلاکت اور نابود ہونے کے لئے اور نیز میری ذلت اور نامرادی دیکھنے کے لئے کس قدر حریص تھا اور میری مخالفت میں کہاں تک اُس کا دل گندہ ہو گیا تھا۔

پس ان تمام امور کے باعث مَیں نے اُس کے بارے میں یہ دعا کی کہ میری زندگی میں اس کو نامرادی اور ذلّت کی موت نصیب ہو۔ سو خدا نے ایسا ہی کیا اور جنوری ۱۹۰۷ء کے پہلے ہفتہ میں چند گھنٹہ میں نمونیا پلیگ سے اس جہان فانی سے ہزاروں حسرتوں کے ساتھ کوچ کر گیا۔ ... اور وہ پیشگوئی جس میں مَیں نے لکھا تھا کہ نامرادی اور ذلّت کے ساتھ میرے روبرو وہ مرے گا۔ وہ انجام آتھم میں عربی شعروں میں ہے اور وہ یہ ہے ...۔

تُو نے اپنی خباثت سے مجھے بہت دکھ دیا ہے۔ پس مَیں سچا نہیں ہوں گا اگر ذلّت کے ساتھ تیری موت نہ ہو۔

اور صرف تیری ذلّت پر کچھ حصہ نہیں، خدا تجھے مع تیرے گروہ کے ذلیل کرے گا اور مجھے عزت دے گا یہاں تک کہ لوگ میرے جھنڈے کے نیچے آجائیں گے۔

اے میرے خدا! مجھ میں اور سعد اللہ میں فیصلہ کر۔ یعنی جو کاذب ہے، صادق کے رُوبرو اس کو ہلاک کر، اے وہ علیم و خبیر جو میرے دل کو اور میرے اندر کی پوشیدہ باتوں کو دیکھ رہا ہے۔

اے میرے خدا! مَیں تیری رحمت کے دروازے دعا کرنے والوں کے لئے کھلے دیکھتا ہوں۔ پس یہ جو مَیں نے سعد اللہ کے حق میں دعا کی ہے اس کو قبول فرما اور ردّ نہ کر یعنی میری زندگی میں ہی اس کو ذلّت کی موت دے۔" (تتمہ حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲۔ صفحہ ۴۴۵ تا ۴۴۶)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ دعا بڑی شان کے ساتھ پوری ہوئی اور سعد اللہ لدھیانوی کی ساری اولاد، تمام نفوس اس سے تعلق رکھنے والے سب دنیا سے مٹ گئے۔ اور ہمیشہ کے لئے ایک نشان بن گیا۔ اس کے متعلق بعض احمدیوں نے بھی تنگ آکر نظموں میں اس کا جواب دینے کی کوشش کی تھی مگر اس کے بیان کی اب یہاں ضرورت نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے خود ہی اس کو جواب دے دیا۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"یہ زمانہ کے عجائبات ہیں۔ رات کو ہم سوتے ہیں تو کوئی خیال نہیں ہوتا کہ اچانک ایک الہام ہوتا ہے اور پھر وہ اپنے وقت پر پورا ہوتا ہے۔ کوئی ہفتہ عشرہ نشان سے خالی نہیں جاتا۔ ثناء اللہ کے متعلق جو لکھا گیا ہے یہ دراصل ہماری طرف سے نہیں بلکہ خدا تعالیٰ ہی کی طرف سے اس کی بنیاد رکھی گئی ہے۔ ایک دفعہ ہماری توجہ اس کی طرف ہوئی اور رات کو توجہ اس کی طرف تھی اور رات کو الہام ہوا کہ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ (البقرۃ:۱۸۷)۔ صوفیاء کے نزدیک بڑی کرامت استجابتِ دُعا ہی ہے۔ باقی سب اس کی شاخیں ہیں۔" (ملفوظات جلد ۵۔ صفحہ ۲۰۱ طبع جدید)

پھر ملفوظات میں ہے "اس جگہ ایک لڑکے کو طاعون شدید ہو گئی تھی۔ حضرت نے اس کے واسطے دعا کی۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو صحت دی۔ اس کا ذکر تھا۔ مولوی محمد علی صاحب نے عرض کیا کہ مَیں ہمیشہ غور کرتا رہا ہوں کہ جس شخص کو طاعون کے سبب خون شروع ہو جاوے، وہ کبھی نہیں بچتا، صرف یہی ایک لڑکا دیکھا ہے جو باوجود خون آنے کے پھر بچ گیا۔ فرمایا:- یہ صرف دعا کا نتیجہ ہے اور اُس کا بچنا ایسا ہی ہے جیسا کہ عبد الکریم کا بچنا تھا جس کے واسطے کسولی سے تار آیا تھا کہ اب اس کی دیوانگی کے آثار نمودار ہونے پر کوئی علاج نہیں ہو سکتا۔ لیکن خدا تعالیٰ نے اُس کے حق میں ہماری دعا

کو قبول کیا اور وہ بالکل تندرست ہو گیا۔ کبھی اس طرح سے بچتا دیکھا یا سنا نہیں گیا۔"

(ملفوظات جلد پانچ۔ صفحہ ۷، طبع جدید)

یہ عجیب شان ہے کہ یہی تجربہ خود مولوی محمد علی صاحب کو بھی ہونا تھا۔ مولوی محمد علی صاحب کو ایک دفعہ طاعون اس شدت سے ہوئی کہ اس کے سارے آثار ظاہر ہو گئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ، دوسرے اطباء نے، جو پاس بیٹھے تھے انہوں نے ہر چارہ کر لیا لیکن بیماری کے رکنے کے کوئی آثار نہیں تھے۔ آگ لگی ہوئی تھی سارے بدن میں، آخر انہوں نے بڑی عاجزی سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں پیغام بھجوایا کہ اب آپ ہی آئیں اور کچھ کریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام گئے اور ان کی پیشانی پر ہاتھ رکھا کوئی بخار نہیں تھا۔ پھر بھی ڈرے ہوئے تھے۔ آپؑ نے کہا اٹھو۔ بہت ڈرے ہوئے تھے پتہ نہیں اٹھوں گا تو میں گر جاؤں گا لیکن بخار کا نام و نشان تک نہیں رہا اور اٹھ کے دو قدم چلے اور پھر خوشی سے بھاگنے لگے۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کی قبولیت کے نشان تو بارش کے قطروں کی طرح ہیں۔

اب ایک دلچسپ روایت سنئے: "ایک دفعہ منشی ظفر احمد صاحب مرحوم نے بیان کیا کہ میں اور منشی اروڑا صاحب اکٹھے قادیان آئے ہوئے تھے اور سخت گرمی کا موسم تھا اور چند دن سے بارش رکی ہوئی تھی۔ جب ہم قادیان سے واپس روانہ ہونے لگے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں سلام کے لئے حاضر ہوئے تو منشی اروڑا صاحب مرحوم نے حضرت صاحب سے عرض کیا۔ حضرت گرمی بڑی سخت ہے دعا کریں کہ ایسی بارش ہو کہ بس اوپر بھی پانی ہو اور نیچے بھی پانی ہو۔ حضرت صاحب نے مسکراتے ہوئے فرمایا "اچھا، اوپر بھی پانی اور نیچے بھی پانی"۔ مگر ساتھ ہی میں نے یعنی منشی ظفر احمد صاحب نے ہنس کر عرض کیا کہ حضرت یہ دعا انہی کے لئے کریں میرے لئے نہ کریں۔ ذرا ان ابتدائی بزرگوں کی بے تکلفی کا انداز ملاحظہ فرمایئے کہ حضرت صاحب سے یوں ملتے تھے جیسے چھوٹے بچے بڑے پیار سے اپنے والدین سے باتیں کرتے ہیں۔ اس پر حضرت صاحب پھر مسکرا دیئے اور ہمیں دعا کر کے رخصت کیا۔

منشی صاحب فرماتے ہیں کہ اس وقت مطلع بالکل صاف تھا اور آسمان پر بادل کا نام و نشان تک نہ تھا مگر ابھی ہم بٹالہ کے رستہ میں یکہ میں بیٹھ کر تھوڑی دور ہی گئے تھے کہ سامنے سے ایک بادل اٹھا اور دیکھتے ہی دیکھتے آسمان پر چھا گیا اور پھر اس زور کی بارش ہوئی کہ راستے کے کناروں پر مٹی اٹھانے کی وجہ سے جو خندقیں بنی ہوئی تھیں وہ پانی سے لبالب بھر گئیں۔ اس کے بعد ہمارا یکہ جو ایک طرف کی خندق کے پاس چل رہا تھا یکلخت الٹا اور اتفاق ایسا ہوا کہ منشی اروڑا صاحب خندق کی طرف گرے اور میں اونچے رستہ کی طرف جا گرا جس کی وجہ سے منشی صاحب کے اوپر اور نیچے سب پانی ہی پانی ہو گیا اور میں بچ رہا۔ چونکہ خدا کے فضل سے چوٹ کسی کو بھی نہیں آئی تھی میں نے منشی اروڑا صاحب کو اوپر اٹھاتے ہوئے ہنس کر کہا لو اوپر اور نیچے پانی کی اور دعائیں کرالو۔ پھر حضرت صاحب کے متعلق گفتگو کرتے ہوئے آگے روانہ ہوئے"۔ (اصحاب احمد جلد چہارم صفحہ ۲۵، ۲۶)

اصحاب احمد میں ایک روایت۔ مکرم ڈاکٹر عطر الدین صاحب بیعت ۱۸۹۹ء بیان کرتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک دفعہ مسجد مبارک میں اپنے اصحاب میں رونق افروز تھے۔ خاکسار نے کھڑے ہو کر عرض کیا کہ حضور میرے لئے دعا کریں۔ حضور علیہ السلام نے اسی وقت مجلس میں میرے جیسے بے کس اور مفلس کے لئے ہاتھ اٹھا کر دعا کی۔ جس کا اثر مجھے ہمیشہ ہی محسوس ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے کافی روپیہ کمایا، خدمت دین کی بھی توفیق ملی، نیک خاندان میں شادی ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے اولاد بھی عطا کی اور اب درویشی کے دور میں قادیان میں رہنے کا موقع عطا فرمایا ہے۔ (اصحاب احمد جلد دہم صفحہ ۲۴۱)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قبولیت دعا کا ایک اور واقعہ جو حافظ نبی بخش صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ والد حضرت حکیم فضل الرحمٰن صاحب مبلغ افریقہ بیان کرتے ہیں۔

"۱۹۰۶ء کا واقعہ ہے کہ میرا لڑکا عبد الرحمٰن نامی جو ہائی سکول میں ساتویں جماعت میں تعلیم پاتا تھا ماہ مئی میں بعارضہ بخار محرقہ و سرسام تین چار دن بیمار رہ کر قادیان میں فوت ہو گیا۔ اس وقت میں فیض اللہ چک میں تھا کیونکہ میں اس وقت ملازم تھا اور رخصت پر گھر آیا ہوا تھا۔ فیض اللہ چک میں اس کی بیماری کی خبر پہنچی تو میں فوراً قادیان آگیا۔ علاج حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرما رہے تھے۔ میں بچے کی حالت دیکھ کر حضور کے گھر پہنچا۔ دستک دی، حضور باہر تشریف لائے۔ میں نے بچے کی حالت سے اطلاعاً عرض کی۔ حضور فوراً اندر تشریف لے گئے اور چار پانچ گولیاں لا کر مجھے عنایت فرمائیں اور فرمایا کہ ابھی جا کر ایک گولی پانی میں گھول کر دے دو اور پھر مجھے اطلاع دو۔ میں دعا بھی کروں گا۔

چنانچہ میں نے اسی وقت آکر گولی پانی میں گھسائی اور بچے کو دی۔ چونکہ بچے کی حالت نازک ہو چکی تھی گولی اندر ہی نہ گئی بلکہ منہ سے ادھر اُدھر نکل گئی اور بچہ فوت ہو گیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور میں نے نعش کو فیض اللہ چک لے جانے کی اجازت طلب کی جو دے دی گئی۔ میں اور دیگر احباب جو میرے ساتھ موجود تھے واپس فیض اللہ چک گئے۔ میں پھر آمدہ جمعہ کے دن جمعہ پڑھنے کے لئے قادیان آیا۔ حضور مسجد مبارک کے محراب میں جو کھڑکیاں درمیان میں موجود تھیں وہاں تشریف فرما تھے۔ جب سیڑھیوں سے مسجد میں گیا تو حضور کی نظر شفقت مجھ پر پڑ گئی تو فرمایا کہ آگے آجاؤ۔ وہاں پر بڑے بڑے ارکان حضور کے حلقہ نشین تھے۔ حضور کا فرمانا تھا کہ سب نے میرے لئے رستہ دے دیا۔ حضور نے میرے بیٹھتے ہی فرمایا میں نے معلوم کیا ہے کہ آپ نے اپنے بچے کی وفات پر بڑا صبر کیا ہے۔ میری کمر پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا میں نعم البدل کے واسطے دعا کروں گا۔ چنانچہ اس کا نعم البدل حضور کی دعا سے مجھے لڑکا ہوا جس کا نام فضل الرحمٰن حکیم ہے جو اس وقت بحیثیت مبلغ گولڈ کوسٹ سالٹ پانڈ اور لیگوس میں تبلیغ کر رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس بچے کو بھی سچی قربانی کی توفیق بخشے اور سلسلہ کا سچا خادم و مبلغ ہووے"۔

(اصحاب احمد جلد ۱۳ صفحہ ۲۱۱، ۲۶۲)

اب دیکھیں غانا میں بھی کثرت سے لوگ اس بات کے گواہ ہیں کہ کس طرح حضرت حکیم فضل الرحمٰن صاحب حکیم نے ایک لمبے عرصے وہاں بڑی مشکلات میں خدمت سرانجام دی۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب لکھتے ہیں۔

"حافظ نبی بخش صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ میں ایک دفعہ بوجہ کمزوری نظر حضرت خلیفہ اولؓ کے پاس علاج کے لئے حاضر ہوا۔ حضرت خلیفہ اولؓ نے فرمایا کہ شاید موتیا اترے گا۔ میں نے دو اور ڈاکٹروں سے بھی آنکھوں کا معائنہ کرایا سب نے یہی کہا کہ موتیا اترے گا تب میں مضطرب و پریشان ہو کر حضرت مسیح موعودؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور تمام حال عرض کر دیا۔ حضورؑ نے الحمد للہ پڑھ کر میری آنکھوں پر دست مبارک پھیر کر فرمایا "میں دعا کروں گا" اس کے بعد نہ وہ موتیا اترا اور نہ ہی وہ کم نظر رہی۔" (سیرۃ المہدی حصہ سوم صفحہ ۲۳، ۲۴ روایت نمبر ۲)

ایک اور روایت میں حضرت حافظ حامد علی صاحب جو پہلی بار ۱۸۷۸ء اور ۱۸۸۰ء کے درمیان کسی وقت قادیان تشریف لائے تھے۔ قادیان سے واپس جا کر آپؓ خطرناک پیچش سے علیل ہو گئے اور جلد ہی دوبارہ قادیان آگئے جہاں حضرت اقدس علیہ السلام کے علاج اور دعاؤں سے اللہ تعالیٰ نے شفا عطا فرمائی۔ اس کے بعد آپؓ نے حضرت اقدسؑ کی خدمت کو اپنا شعار بنا لیا تو حضور علیہ السلام نے آپؓ کی تنخواہ ایک روپیہ مقرر فرمائی۔ حضرت حافظ صاحبؓ فرمایا کرتے تھے "اس ایک روپیہ میں میں نے جو برکت دیکھی ہے اس کے بعد کی زندگی میں بڑی بڑی ملازمتوں میں بھی اس برکت کو نہ پایا......" (اصحاب احمد جلد ۱۳۔ صفحہ ۲ تا ۱)

حضرت حافظ حامد علی صاحبؓ کے ایک چھوٹے بھائی حضرت منشی زین العابدین صاحبؓ کی منگنی آپؓ کے احمدیت کی طرف میلان کے باعث ٹوٹ گئی۔ پھر آپؓ کی پھوپھی نے اپنی بیٹی کا رشتہ آپؓ کے لئے پیش کیا تو آپؓ حضرت اقدسؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور لڑکی کے سارے حالات عرض کرتے ہوئے یہ بھی بتایا کہ وہ بچپن میں مٹی کھایا کرتی تھی۔ حضورؑ نے فرمایا کہ جو عورتیں بچپن میں مٹی کھاتی ہیں وہ فطرتاً کمزور ہوتی ہیں اور ان کی اولاد بھی کمزور ہوتی ہے۔ لیکن جب آپؓ نے اصرار کے ساتھ حضورؑ سے اجازت چاہی تو فرمایا "کر لو، لیکن اولاد کمزور ہو گی"۔

آپؓ بیان کرتے ہیں کہ ویسا ہی ہوا جیسا حضورؑ نے فرمایا تھا اور بیوی کو اٹھرا کی بیماری تھی اور یکے بعد دیگرے چار لڑکے فوت ہو گئے، علاج سے بھی افاقہ نہ ہوا تو میں نے حضورؑ کی خدمت میں حاضر ہو کر سارا حال عرض کر کے کہا کہ غریب آدمی ہوں اور علاج نہیں کروا سکتا۔ حضورؑ نے دریافت فرمایا "پھر کیا چاہتے ہو؟"۔ عرض کیا "آپؑ دعا کریں"۔ اس پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے دروازے پر ہی کھڑے ہو گئے اور ظہر سے عصر کی اذان تک مسلسل رو رو کر دعا کی، آپؑ کے آنسو داڑھی مبارک سے ٹپکتے رہے اور میں تھک کر دیوار کے ساتھ ٹیک لگا کر کھڑا رہا اور سوچنے لگا کہ میں نے آپؑ کو اس قدر کیوں تکلیف دی۔ اگر اولاد نہ ہوتی تب بھی کوئی حرج نہیں تھا مگر آپؑ کو اتنی تکلیف ہرگز نہیں دینی چاہئے تھی۔ آپؑ نے دعا ختم کی اور فرمایا کہ اٹھرا کی بیماری دور ہو گئی ہے۔ اس حمل میں لڑکا ہو گا، آپ کی بیوی اور بچے کی شکل مجھے دکھائی گئی ہے...... چنانچہ حضورؑ کی دعا کے بعد سے اب تک کوئی بچہ فوت نہیں ہوا اور چار لڑکے اور تین لڑکیاں ہیں۔

(اصحاب احمد جلد ۱۳۔ صفحہ ۹۴، ۹۵)

حضرت منشی زین العابدین صاحبؓ مزید بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ شدید کھانسی کی حالت میں قادیان آکر حضورؑ کی خدمت میں عرض کیا کہ چھ ماہ سے کئی علاج کروائے ہیں لیکن فائدہ نہیں ہوا۔ آپؑ اُس وقت کمرے میں ٹہل رہے تھے، پوچھا "امیرانہ علاج کرانا ہے یا غریبانہ"۔ عرض کیا جیسے

تبلیغ دین و نشر ہدایت کے کام پر ...... مائل رہے تمہاری طبیعت خدا کرے

JANIC EXIMP

Manufacturers & Exporters of All kinds of Fashion Leather Products & General order Suppliers & Importers.

Off : 16D, Topsia 2nd Lane
Mullapara, Near Star Club
Calcutta - 700039

Ph. 3440150
Tle. Fax : 3440150
Pager No.: 9610 - 606266

مناسب تجھیں - فرمایا "زمیندار بالعموم غریب ہی ہوتے ہیں، اچھا آپ علاج کے لئے کتنے پیسے لائے ہیں؟" - عرض کی پانچ روپے - فرمایا "لاؤ" - میں نے دے دیئے - فرمایا "جاؤ اب آپ کو کبھی کھانسی نہ ہوگی" - میں نے بے تکلفی سے عرض کیا "کیا آپ کے پاس کوئی جادو ہے؟" - فرمایا "میں جو کہتا ہوں اب بیماری نہیں ہوگی" - پھر حضرت حافظ حامد علی صاحبؓ سے فرمایا "گاؤں کے لوگوں کو تسلی نہیں ہوتی جب تک ان کو دوانہ دی جائے" - پھر دھیلے کی ملٹھی، دھیلے کی الائچی اور دھیلے کا منقہ منگوایا اور خود گولیاں بنا کر دیں اور پانچ روپے بھی مجھے واپس دیتے ہوئے فرمایا "آپ کی کھانسی تو دور ہو چکی ہے ان پانچ روپوں کا گھی استعمال کرو موٹے بھی ہو جاؤ گے" - (اصحاب احمد جلد ۱۲، صفحہ ۹۷،۹۶)

حضرت صاحبزادہ سراج الحق نعمانی صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک بار نزلہ کی ایسی شدید شکایت ہوئی کہ چار برس تک ختم نہ ہوئی - دودھ پینا اور خوشبو سونگھنا تو زہر بن جاتا تھا۔

بعض لوگوں کو دودھ کی الرجی ہوتی ہے اور بکثرت میرے پاس ایسے مریض آتے ہیں۔ بچے بھی خاص طور پر کہ دودھ پیتے ہی شدید چھینکیں اور نزلہ شروع ہو جاتا ہے۔

فرماتے ہیں دودھ پینا اور خوشبو سونگھنا تو زہر بن جاتا تھا۔ ایک روز بعد نماز عشاء مسجد مبارک کی شہ نشین پر حضور علیہ السلام اپنے صحابہ کے ہمراہ تشریف فرما تھے - حضورؑ نے دودھ طلب فرمایا اور ایک گھونٹ پی کر گلاس حضرت صاحبزادہ صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ میں دے کر فرمایا کہ "پی لو" - آپؓ نے اپنی بیماری کا عرض کیا تو فرمایا "خیر پی بھی لو، کاہے کا زکام وکام" - اس پر آپؓ نے اُسی وقت دودھ سے بھرا سارا گلاس پی لیا اور آپؓ فرمایا کرتے تھے کہ اُس کے بعد پھر کبھی نزلہ نہیں ہوا - (تذکرۃ المہدی حصہ اوّل مؤلفہ پیر سراج الحق صاحب نعمانیؓ صفحہ ۱۰،۱۱)

حضرت شیخ رحمت اللہ صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں۔

"ایک دفعہ حضور سیر سے واپس آرہے تھے، ہم حضورؑ کے ہمراہ تھے۔ ایک شخص کو حضور کا منتظر فرمایا۔ وہ بے تحاشا حضورؑ کی طرف دوڑا اور حضورؑ کے قدم پکڑنا چاہے حضورؑ نے اسے پکڑا اور سیدھا کھڑا کر کے پوچھا کہ کیا بات ہے۔ اس نے کہا کہ میری زندگی موت سے بدتر ہے، آپؑ دعا کریں کہ مجھے اس زندگی سے نجات مل جائے۔ حضورؑ نے مسکراتے ہوئے فرمایا کہ خدا نے تو مجھے زندہ کرنے کیلئے بھیجا ہے، مارنے کیلئے تو نہیں بھیجا۔ میں آپ کی صحت کے لئے دعا کروں گا۔ وہ شخص مرگی کے ظالم مرض میں مبتلا تھا۔ اسکے بعد وہ بیس دن قادیان میں ٹھہرا رہا لیکن اس پر مرض کا کوئی حملہ نہیں ہوا۔ پھر وہ بیعت کر کے گیا۔ بعد ازاں دو سال تک کبھی نہ کبھی اس سے ملنے کا اتفاق ہوتا رہا اور وہ یہی بتاتا تھا کہ اسؑ کے بعد مجھ پر اس مرض کا کبھی حملہ نہیں ہوا۔ (اصحاب احمد جلد نمبر ۱۰ صفحہ ۲۲۹)

حضرت شیخ رحمت اللہ صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے قادیان ہجرت کر آنے سے پہلے کا واقعہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام صبح [illegible] بجے کے قریب ہم آٹھ نو افراد کے ہمراہ موضع بسراواں کی طرف سیر کیلئے نکلے۔ راستہ میں ایک دیہاتی کو جس نے کندھے پر گنے اٹھائے ہوئے تھے اپنی طرف آتا دیکھ کر ٹھہر گئے۔ اس نے قریب آکر کہا: مرزا جی السلام علیکم۔ اُس نے گنے زمین پر ڈال دیئے اور پنجابی میں کہا کہ بارش کی کمی کی وجہ سے کنوؤں کا پانی سوکھ گیا ہے، مویشی بھوکے پیاسے مرنے لگے ہیں، فصل تباہ ہو گئی ہے، گنے میں دیکھئے رس نہیں رہا۔ آپ بارش کے لئے دعا کریں۔ فرمایا: اچھا ضرور کروں گا۔ اور حضور روانہ ہو گئے اور اُس نے کہا کہ گنے میں آپ کے گھر چھوڑ آتا ہوں۔ یعنی ان میں رس نہیں تھا وہ خود دیکھ لیں۔ کوئی دو بجے بعد دوپہر ایک بادل ظاہر ہوا اور دیکھتے دیکھتے پورے آسمان پر چھا گیا اور خوب زور سے بارش ہوئی اور اسی وجہ سے مجھے رات قادیان میں ٹھہرنا پڑا۔ (اصحاب احمد جلد نمبر ۱۰ صفحہ ۲۲۹)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ہمارے نانا ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب کی ایک روایت بیان کرتے ہیں۔ ڈاکٹر عبدالستار شاہ صاحب نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ مجھے تین مہینے کی رخصت لے کر مع اہل واطفال قادیان میں ٹھہرنے کا اتفاق ہوا۔ ان دنوں میں ایسا اتفاق ہوا کہ والدہ ولی اللہ شاہ کے دانت میں سخت شدت کا درد ہو گیا جس سے ان کو نہ رات کو نیند آتی تھی نہ دن کو۔ ڈاکٹر علاج بھی کیا مگر کوئی فائدہ نہ ہوا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے بھی دوا دی مگر آرام نہ آیا۔ حضرت ام المومنین نے حضور کی خدمت میں عرض کی کہ ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب کی بیوی کو دانت میں سخت درد ہے اور آرام نہیں آتا۔ حضرت نے فرمایا کہ ان کو یہاں بلائیں کہ وہ مجھے بتائیں کہ انہیں کہاں تکلیف ہے۔ چنانچہ انہوں نے حاضر ہو کر عرض کی کہ مجھے اس دانت میں سخت تکلیف ہے۔ ڈاکٹری اور مولوی صاحب کی بہت دوائیں استعمال کی ہیں مگر کوئی فائدہ نہیں ہوا۔

آپ نے فرمایا کہ آپ ذرا ٹھہریں۔ چنانچہ حضور نے وضو کیا اور فرمانے لگے کہ میں آپ کے لئے دعا کرتا ہوں۔ آپ کو اللہ تعالیٰ آرام دے دے گا، گھبرائیں نہیں۔ حضور نے دو نفل پڑھے اور وہ خاموش بیٹھی رہیں اتنے میں انہیں محسوس ہوا کہ جس دانت میں درد ہے اس دانت کے نیچے سے ایک شعلہ قدرے دھوئیں والا دانت کی جڑ سے نکل کر آسمان کی طرف جاتا ہے اور ساتھ ہی درد کم ہو جاتا ہے۔ چنانچہ جب وہ شعلہ آسمان تک جا کر نظر سے غائب ہو گیا تو تھوڑی دیر بعد حضور نے سلام پھیرا۔ وہ درد رفع ہو چکا تھا۔ حضور نے فرمایا کیوں جی اب آپ کا کیا حال ہے۔ انہوں نے عرض کی کہ حضور کی دعا سے آرام آگیا اور ان کو بڑی خوشی ہوئی کہ خدا نے ان کو اس عذاب سے بچا لیا۔

(روایت برکت المہدی حصہ سوم صفحہ ۲۶۲،۲۶۳ روایت نمبر ۸۸۴)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک اور روایت بیان کرتے ہیں کہ بیان کیا مجھ سے میاں عبداللہ صاحب سنوری نے کہ اوائل میں مَیں نوگاؤں میں پٹواری ہوتا تھا اور میری پچپن روپے سالانہ تنخواہ تھی مگر میں نے ایک اور پٹواری کے ساتھ مل کر جو تحصیل پائل میں ہوتا تھا اپنا تبادلہ تحصیل پائل میں کروا لیا لیکن وہاں جانے کے بعد میرا دل نہیں لگا اور میں بہت گھبرایا کیونکہ وہ ہندو جاٹوں کا گاؤں تھا جہاں کوئی مسجد نہیں تھی اور نوگاؤں میں جس کو میں چھوڑ آیا تھا مسجد تھی۔ مَیں نے حضرت صاحب سے عرض کی کہ یہاں میرا دل بالکل نہیں لگتا۔ حضور دعا کریں کہ مَیں پھر نوگاؤں میں چلا جاؤں اور بڑی بے قراری سے عرض کیا۔ حضور نے فرمایا جلدی نہیں کرنی چاہئے اپنے وقت پر یہ سب کچھ خود بخود ہو جائے گا۔

میاں عبداللہ صاحب بیان کرتے ہیں کہ کچھ عرصہ بعد میرا تبادلہ غوث گڑھ میں ہو گیا۔ یہاں میرا اتنا دل لگا کہ نوگاؤں کی خواہش دل سے نکل گئی اور میں نے حضرت کے فرمان کی تاویل کر لی کہ چونکہ غوث گڑھ بھی مسلمانوں کا گاؤں ہے اور اس میں مسجد ہے اور یہاں میرا دل بھی خوب لگ گیا ہے اس لئے حضرت کے فرمان کے یہی معنی ہونگے جو پورے ہو گئے۔ مگر کچھ عرصہ بعد نوگاؤں کا حلقہ خالی ہوا اور تحصیلدار نے میری ترقی کی سفارش کی اور لکھا کہ ترقی کی یہ صورت ہے کہ مجھے علاوہ غوث گڑھ کے نوگاؤں کا علاقہ بھی جو وہ بھی پچپن روپے سالانہ کا تھا دے دیا جائے اور دونوں حلقوں کی تنخواہ یعنی ایک سو دس روپے مجھے دی جائے۔ یہ سفارش مہاراج سے منظور ہو گئی اور اس طرح میرے پاس غوث گڑھ اور نوگاؤں دونوں حلقے آگئے اور ترقی بھی ہو گئی۔

میاں عبداللہ صاحب بیان کرتے ہیں کہ یہ خدا تعالیٰ کا خاص اقتداری فعل تھا ورنہ نوگاؤں غوث گڑھ سے پندرہ کوس کے فاصلہ پر ہے اور درمیان میں کئی غیر حلقے ہیں۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ غوث گڑھ کا تمام گاؤں میاں عبداللہ صاحب کی تبلیغ سے احمدی ہو چکا ہے اور غوث گڑھ کے احمدی بھی اس وقت دنیا میں بکثرت پھیلے پڑے ہیں۔ نیز خاکسار عرض کرتا ہے کہ یہ تمام دیہات ریاست پٹیالہ میں واقع ہیں۔ (سیرت المہدی حصہ اول روایت نمبر ۱۶۴ صفحہ ۱۷۹)

اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا سے ایک غیر معمولی ولادت کا نشان۔ فرماتے ہیں بیان کیا مجھ سے منشی عطا محمد پٹواری نے کہ جب میں غیر احمدی تھا اور ونجواں ضلع گورداسپور میں پٹواری ہوتا تھا تو قاضی نعمت اللہ صاحب خطیب بٹالوی جن کے ساتھ میرا ملنا جلنا تھا مجھے حضرت کے متعلق بہت تبلیغ کیا کرتے تھے مگر میں پرواہ نہیں کرتا تھا۔ ایک دن انہوں نے مجھے بہت تنگ کیا۔ میں نے کہا اچھا میں تمہارے مرزا کو خط لکھ کر ایک بات کے متعلق دعا کراتا ہوں۔ اگر وہ کام ہو گیا تو میں سمجھ لوں گا کہ وہ سچے ہیں۔ چنانچہ مَیں نے حضرت صاحب کو خط لکھا کہ آپ مسیح موعود اور ولی اللہ ہونے کا دعویٰ رکھتے ہیں اور ولیوں کی دعائیں سنی جاتی ہیں، آپ میرے لئے دعا کریں کہ خدا مجھے خوبصورت صاحب اقبال لڑکا جس بیوی سے چاہوں عطا کرے اور نیچے میں نے لکھ دیا کہ میری تین بیویاں ہیں مگر کئی سال ہو گئے آج تک کسی کی اولاد نہیں ہوئی۔ میں چاہتا ہوں کہ بڑی بیوی کے بطن سے لڑکا ہو۔

حضرت صاحب کی طرف سے مجھے مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرحوم کا ہاتھ کا لکھا ہوا خط گیا کہ "مولا نے حضور دعا کی گئی، اللہ تعالیٰ آپ کو فرزند ارجمند، صاحب اقبال خوبصورت لڑکا جس بیوی سے آپ چاہتے ہیں عطا کرے گا" یہ دعا نہیں کہ عطا کرے، "عطا کرے گا مگر شرط یہ کہ آپ زکریا والی توبہ کریں"۔ حضرت زکریا والی توبہ سے مراد یہ ہے کہ آپ نے کلیۃً اللہ کی طرف انابت اختیار کر لی تھی اور ایسی حالت میں کہ ناممکن تھا کہ ان کی بڑھیا بیوی سے بچہ ہو سکے آپ نے تمام تر توکل اللہ پر کیا تو اس سے مراد ہے زکریا والی توبہ۔

منشی عطا محمد صاحب بیان کرتے ہیں کہ مَیں ان دنوں سخت بے دین اور شرابی کبابی، راشی مرتشی ہوتا تھا۔ چنانچہ مَیں نے جب مسجد میں جا کر ملاّں سے پوچھا کہ زکریا والی توبہ کیسی تھی تو لوگوں نے تعجب کیا کہ یہ شیطان مسجد میں کس طرح آ گیا مگر وہ ملاّں مجھے جواب نہ دے سکا۔ پھر میں نے دھرم کوٹ کے مولوی فتح دین مرحوم احمدی سے پوچھا تو انہوں نے کہا "زکریا والی توبہ بس یہی ہے کہ بے دینی چھوڑ دو"۔

اب انہوں نے اس توبہ کی غلط تشریح کی ہے۔ نعوذ باللہ حضرت زکریا میں تو کوئی بے دینی نہیں تھی مگر انہوں نے اپنی طرف سے یہی تاویل کر لی۔ "حلال کھاؤ، نماز روزہ کے پابند ہو جاؤ"۔ اب حضرت زکریا سے زیادہ کون حلال کھاتا تھا اور نماز روزہ کا پابند تھا۔ شراب چھوڑ دی۔ اب یہ شراب

انہوں نے کہا یہ بھی چھوڑ دو۔ نعوذ باللہ من ذلک حضرت زکریا بھی گویا شراب پیتے تھے۔ تو اصل بات وہی ہے کہ صرف انابت الی اللہ مراد ہے۔ رشوت بھی ترک کر دی اور صلوٰۃ و صوم کا پابند ہو گیا۔

چار پانچ ماہ کا عرصہ گزرا ہو گا کہ میں ایک دن گھر گیا تو اپنی بڑی بیوی کو روتے ہوئے پایا۔ سبب پوچھا تو اس نے کہا کہ پہلے مجھ پر یہ مصیبت تھی کہ میرے اولاد نہیں ہوتی تھی، آپ نے میرے پر دو بیویاں کیں اس کی بھی مصیبت آئی۔ اب یہ مصیبت آئی ہے کہ میرے حیض آنا بند ہو گیا ہے گویا اولاد کی کوئی امید ہی باقی نہیں رہی۔ ان دنوں میں اس کا بھائی امرتسر میں تھانیدار تھا۔ چنانچہ اس نے مجھے کہا کہ مجھے میرے بھائی کے پاس بھیج دو کہ علاج کراؤں۔ میں نے کہا وہاں کیا جاؤ گی یہیں دائی کو بلا کر دکھلاؤ اور اس کا علاج کراؤ۔ چنانچہ اس نے دائی کو بلوایا اور کہا مجھے کچھ دوا دغیرہ دو۔ دائی نے سر سری دیکھ کر کہا میں تو دوائی نہیں دیتی نہ ہاتھ لگاتی ہوں کیونکہ مجھے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ خدا تیرے اندر بھول گیا ہے۔ خدا تیرے اندر بھول گیا ہے یعنی اللہ نے بھول کر تجھے اولاد دے دی ہے۔ میں نے کہا ایسا نہ کہو بلکہ میں نے مرزا صاحب سے دعا کروائی تھی۔

پھر منشی صاحب بیان کرتے ہیں کہ کچھ عرصہ بعد حمل کے آثار ظاہر ہو گئے اور میں نے ار گرد سب کو کہنا شروع کیا کہ دیکھ لینا کہ میرے لڑکا پیدا ہو گا اور ہو گا بھی خوبصورت۔ مگر لوگ بڑا تعجب کرتے تھے اور کہتے تھے کہ اگر ایسا ہو گیا تو واقعی بڑی کرامت ہے۔ آخر ایک دن رات کے وقت لڑکا پیدا ہوا اور خوبصورت ہوا۔ اسی وقت دھرم کوٹ بھاگا گیا جہاں میرے کئی رشتہ دار تھے اور لوگوں کو اس کی پیدائش سے اطلاع دی۔

ایک دوسری روایت یہ ہے کہ اس بچے کو اٹھا کر میں اسی حالت میں دھرم کوٹ لے گیا اور اس دائی نے جس نے پیدائش کروائی تھی اس نے منتیں کیں کہ مر جائے گا، سردی ہے، کپڑا بھی نہیں ابھی اس پہ لپیٹا۔ اس نے کہا یہ نہیں مرتا، جو ہو جائے یہ حضرت مرزا صاحب کی دعا کا نشان ہے، کسی قیمت پر نہیں مرے گا، بڑا ہو گا۔ چنانچہ کئی لوگ اسی وقت بیعت کے لئے قادیان روانہ ہو گئے مگر بعض نہیں گئے۔ اور پھر اس واقعہ پر دونجواں کے بھی بہت سے لوگوں نے بیعت کی اور میں نے بھی بیعت کر لی اور لڑکے کا نام عبدالحق رکھا۔ (سیرت المہدی حصہ اول صفحہ ۲۲۲،۲۲۱)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا سے حضرت حافظ محمد ابراہیم صاحب کے رشتہ کا انتظام ہو گیا۔ یہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی روایت ہے چنانچہ حافظ محمد ابراہیم صاحب نے بواسطہ مولوی عبدالرحمٰن صاحب مبشر بیان کیا کہ جب میری پہلی بیوی فوت ہو گئی تو میں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے دعا کے لئے درخواست کی۔ آپ نے فرمایا میں دعا کروں گا۔ بعض دوستوں نے کہا آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کہئے کہ حضور آپ کے لئے رشتہ کا انتظام فرمائیں۔ میں نے جواب دیا کہ میں نے دعا کے لئے عرض کر دیا ہے انشاء اللہ [illegible] سے ہی انتظام ہو جائے گا۔

ابھی بیس دن بھی نہیں گزرے تھے کہ حضرت مولوی نور الدین صاحب کے پاس گجرات کے ضلع سے ایک خط آیا کہ حافظ صاحب سے دریافت کریں کہ اگر رشتہ کی ضرورت ہے تو ایک رشتہ

PRIME
AUTO
PARTS
HOUSE OF GENUINE SPARES
AMBASSADOR
&

MARUTI
P, 48 PRINCEP STREET
CALCUTTA 700072 ☎2370509

شریف جیولرز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ۔ پاکستان۔
دوکان: 0092-4524-212515
رہائش: 0092-4524-212300
روایتی
زیورات
جدید فیشن
کے ساتھ

وائیٹل روز کیپسول: مردانہ و جسمانی طاقت بڑھانے کیلئے
لیکونل کیپسول: لیکوریا عورتوں کی کمزوری دور کرنے کیلئے۔
تیار کردہ:
روز فارما
ROSE PHARMA
ہردو چھنی روڈ گورداسپور 143521

موجود ہے۔ حضرت مولوی صاحب نے بغیر میرے پوچھنے کے اپنی طرف سے خط لکھ دیا کہ ہم کو منظور ہے اور مجھے فرمانے لگے کہ آپ کی شادی کا انتظام ہو گیا ہے۔ میں نے پوچھا حضور کہاں؟ فرمایا آپ کو اس سے کیا۔ آخر وہ معاملہ جناب الٰہی نے نہایت خیر و خوبی سے تکمیل کو پہنچایا اور ہمارے لئے نہایت بابرکت ثابت ہوا۔ (سیرت المہدی حصہ سوم صفحہ ۱۱۸ روایت نمبر ۶۷۹)

حضرت مولوی رحمت علی صاحب آف پھیروچچی کا بیان ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا آموں کا باغ بعض غیر از جماعت دوستوں نے پھل پر خرید رکھا تھا۔ اس سال خشک سالی تھی اور پھل زیادہ گرنے کے باعث سخت نقصان ہو رہا تھا۔ ایک دن انہوں نے مجھے خاص طور پر کہا کہ اپنے مرشد سے بارش کے لئے دعا کرائیں۔ چنانچہ اسی روز جب حضرت صاحب عصر کے بعد باغ میں تشریف لائے تو میں نے دعا کے لئے عرض کی۔ یہ سنتے ہی آپ نے اسی وقت دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے اور دعا کرنے کے فوراً بعد فرمایا واپس گھر چلو حالانکہ آپ شام تک چہل قدمی کیا کرتے تھے۔ خاکسار نے صاحبزادی کو اٹھایا ہوا تھا، میں بھی آپ کے پیچھے چل پڑا۔ اللہ تعالیٰ گواہ ہے کہ ابھی آپ اور حضرت اماں جانؓ الدار میں داخل ہی ہوئے تھے کہ معمولی سی بدلی سے موسلا دھار بارش شروع ہو گئی اور نالیاں پانی سے بھر کر بہنے لگ گئیں۔ یہ بھی خدا تعالیٰ کی شان تھی۔ بارش رکنے پر جب میں واپس باغ والوں کے پاس خوشی خوشی گیا تو وہ سب کھڑے ہو گئے اور یک زبان ہو کر کہنے لگے کہ اگر ہمیں پہلے پتہ ہوتا کہ آپ کے پیر و مرشد خدا تعالیٰ کے اتنے پہنچے ہوئے ہیں تو ہم اپنے اس قدر نقصان سے قبل ہی دعا کی درخواست کر دیتے۔ "میرے والدین" صفحہ ۱۶،۱۷۔ مؤلفہ احسان الٰہی صاحب)

حضرت چودھری عمر بخش صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ (مونگ ضلع منڈی بہاؤالدین) اپنی بیعت کا ذکر یوں بیان کرتے ہیں کہ جب میں اپنے گاؤں سے نکلا تو میرے کنبہ والے بہت جوش و خروش میں آئے اور ایک طرح اُن کے گھر ماتم پڑ گیا۔ وہ میری تلاش میں ہاتھوں میں لاٹھیاں لئے ہوئے نکلے۔ مجھے معلوم ہوا کہ میرے مارنے کے لئے پیچھے لگے آ رہے ہیں تو میں ایک گیہوں کے کھیت میں جا چھپا۔ وہ میرے متعلق باتیں کرتے ہوئے کھیت کے پاس سے گزر گئے اور میں اُن کی باتیں سنتا تھا لیکن انہوں نے مجھے نہ دیکھا اور جا کر اسٹیشن پر تلاش کیا اور مجھے نہ پا کر آخر خائب و خاسر واپس لوٹے۔

جب وہ اس کھیت کے پاس سے جس میں میں چھپا ہوا تھا گزر گئے تو میں اس کھیت سے نکل کر پہلے اسٹیشن منڈی بہاؤالدین (جہاں سے میں نے سوار ہونا تھا) دوسرے اسٹیشن چیلیانوالہ کو چھوڑتا ہوا تیسرے اسٹیشن ڈنگہ پر جا پہنچا اور وہاں سے پھر سوار ہو کر قادیان پہنچا۔ جب میں قادیان پہنچا تو اُن دنوں حضرت مسیح موعود علیہ السلام باغ میں رہتے تھے۔ میں نے عصر کی نماز کے بعد حضرت اقدس کے دست مبارک پر بیعت کی۔ جب بیعت کر چکا تو عرض کیا کہ مجھے دیر سے ورم طحال ہے اس کے لئے آپ دعا کریں کہ خدا تعالیٰ اس مرض سے مجھے شفا دے۔ مرض طحال غالباً تلی کے سوجنے کا مرض ہے جو بڑا مہلک ہوتا ہے۔ آپ نے وہاں ہاتھ لگایا اور دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے بہت دیر تک دعا کی۔ جونہی حضرت صاحب نے دعا ختم کر کے اپنے ہاتھ اپنے چہرہ مبارک پر ملے اور میں نے اپنا ہاتھ اپنے پیٹ پر ملا تو مجھے ایسا معلوم ہوا کہ اثنائے دعا میں ہی میرے پیٹ سے کوئی تلی نکال کر لے گیا اور ورم وغیرہ سب کچھ جاتا رہا۔ اور فوراً شفا ہو گئی۔ اُس دن سے پندرہ سال ہوئے آج تک مجھے پھر مرض طحال نہیں ہوئی۔ (اخبار الحکم قادیان ۲۱/ اپریل ۱۹۲۱ء صفحہ ۲۰۱)

حضرت میاں سراج الدین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ آف سمبڑیال ضلع سیالکوٹ بیان کرتے ہیں کہ خاکسار اور اخویم حسن محمد خاں صاحب ۱۹۰۶ء میں اپنے ملازمین کو لاہور چھوڑ کر زیارت کے لئے قادیان گئے۔ دوسرے دن دوپہر کے وقت ہم نے ایک صاحبزادہ صاحب کی معرفت حضرت اقدس سے اجازت چاہی۔ آپ اُسی وقت باہر دروازہ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کیا عصر پڑھ کر نہ جاؤ گے؟ ہم نے آدمیوں کا اور گاڑی کے وقت کا عذر پیش کیا تو فرمایا اچھا جاؤ اور مصافحہ کیا اور رخصت دی۔ لیکن خدا کی حکمت اور حضرت صاحب کے خلاف منشاء چلنے سے چند گھنٹوں کی دیر جو ہم برداشت نہ کر سکتے تھے، اس کی بجائے ہمیں دونوں کیا مہینوں خراب ہونا پڑا۔

حضرت میاں سراج الدین صاحبؓ نے آگے چل کر اپنے آئندہ سفر کی دردناک تفصیلات پر روشنی ڈالی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ بٹالہ جاتے ہوئے گاڑی کتھونگل سے بھی نکل گئی چنانچہ رات بٹالہ سٹیشن پر گزارنی پڑی اور دونوں چودہ گھنٹہ بعد لاہور پہنچے۔ یہاں سے بمبئی کا ٹکٹ لیا۔ سفر شروع کیا تو احمد آباد اسٹیشن پر چھوٹے بھائی کا نصف ٹکٹ لینے پر پکڑے گئے۔ پھر بمبئی پہنچے تو بیمار ہو گئے۔ بمبئی سے کپڑا خرید کر پونا کے قریب فروخت کے لئے پہنچے تو وہاں طاعون کی وجہ سے گاؤں والوں نے دونوں کو نکال دیا۔ یہ لمبی روایت ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ہر بات میں، ہر سفر میں ناکامی ہوتی رہی یہاں تک کہ آخر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں عرض کیا کہ ہم حضور کی حکم عدولی کا بہت دکھ اٹھا چکے ہیں۔ چنانچہ آپ نے ہمارے لئے دعا کی اور وہ سارا مال جو ضائع ہو رہا تھا آخر وہ سارا فروخت ہو گیا اور کم سے کم ہمارا رأس المال پورا ہو گیا ورنہ بہت بڑے نقصان کا اندیشہ تھا۔

(روزنامہ "الفضل" ربوہ، ۳۰ جولائی ۱۹۹۸ء)

اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چند اقتباس دعا کے تعلق میں کہ دعا چیز

کیاہے آپ کے سامنے رکھتاہوں۔

"نشان کی جڑ دعا ہی ہے۔ یہ اسم اعظم ہے اور دنیا کا تختہ پلٹ سکتی ہے۔ دعا مومن کا ہتھیار ہے اور ضرور ہے اور ضرور ہے کہ پہلے ابتہال اور اضطراب کی حالت پیدا ہو"۔

(ملفوظات جلد ۳ صفحہ ۲۰۲)

"دعا کے لئے جب درد سے دل بھر جاتا ہے اور سارے حجابوں کو توڑ دیتا ہے اس وقت سمجھنا چاہئے کہ دعا قبول ہو گئی۔ یہ اسم اعظم ہے۔ اس کے سامنے کوئی انہونی چیز نہیں ہے۔ ایک خبیث کے لئے جب دعا کے ایسے اسباب میسر آجائیں تو یقیناً وہ صالح ہو جاوے"۔

(ملفوظات جلد ۳ صفحہ ۱۰۰)

"دعا عمدہ شے ہے۔ اگر توفیق ہو تو ذریعہ مغفرت کا ہو جاتی ہے اور اسی کے ذریعہ سے رفتہ رفتہ خدا تعالیٰ مہربان ہو جاتا ہے۔ دعا کے نہ کرنے سے اول زنگ دل پر چڑھتا ہے، پھر قساوت پیدا ہوتی ہے، پھر خدا سے اجنبیت، پھر عداوت، پھر نتیجہ سلبِ ایمان ہوتا ہے"۔

(ملفوظات جلد ۳ صفحہ ۱۲۸)

پھر فرماتے ہیں: "دعا میں بعض دفعہ قبولیت نہیں پائی جاتی تو ایسے وقت میں اس طرح سے بھی دعا قبول ہو جاتی ہے کہ ایک شخص بزرگ سے دعا منگوائیں اور خدا تعالیٰ سے دعا مانگیں کہ وہ اس مردِ بزرگ کی دعاؤں کو سنے"۔ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۱۸۲)

"اللہ جلشانہ نے جو دروازہ اپنی مخلوق کی بھلائی کے لئے کھولا ہے وہ ایک ہی ہے یعنی دعا۔ جب کوئی شخص بکاوزاری سے اس دروازہ میں داخل ہوتا ہے تو وہ مولائے کریم اس کو پاکیزگی و طہارت کی چادر پہنا دیتا ہے"۔ (ملفوظات جلد ۳ صفحہ ۲۱۵)

بقیہ صفحہ: (۱)

ترجمہ: وہی ہے جس نے انہیں لوگوں میں انہیں میں سے ایک عظیم رسول مبعوث فرمایا وہ ان پر اس کی آیات کی تلاوت کرتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب کی اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے اگرچہ اس سے پہلے وہ یقیناً کھلی کھلی گمراہی میں تھے۔ اور انہیں میں سے دوسروں کی طرف بھی اسے مبعوث فرمایا ہے جو ابھی ان سے نہیں ملے وہ کامل غلبے والا اور صاحب حکمت ہے۔

اس کے بعد حضور پر نور نے فرمایا کہ آج ۲۹ر دسمبر کو اس صدی کا آخری جمعہ ہے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں گذشتہ صدی کا آخری جمعہ ۲۸ر دسمبر کو تھا فرمایا اسی نسبت سے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض ارشادات جو جمعہ کے دن حضور نے فرمائے تھے آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ حضور پُر نور نے لمبے اقتباسات میں سے کچھ حصے مضمون کو تسلسل میں رکھتے ہوئے مختصر بیان فرمائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"یہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسی کے کامل اور سب سے بڑھ کر ہونے کا ایک ثبوت ہے کہ آپ کے تربیت یافتہ گروہ میں وہ استقلال اور رسوخ تھا کہ وہ آپ کیلئے اپنی جان مال تک دینے سے دریغ نہ کرنے والے میدان میں ثابت ہوئے علی الرغم دشمن کے ان کے پائے ثبات میں کبھی لغزش نہیں آئی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رحیمیت کا اثر تھا کہ صحابہ رضوان اللہ علیہم میں ثبات قدم اور استقلال تھا۔ پھر مالک یوم الدین کا عملی ظہور صحابہ رضوان اللہ علیہم کی زندگی میں یہ ہوا کہ خدا نے ان میں اور ان کے غیروں میں فرقان رکھ دیا۔ جو معرفت اور خدا کی محبت دنیا میں ان کو دی گئی یہ اُن کی دنیا میں جزا تھی اب قصہ کو تاہ کرتا ہوں کہ صحابہ رضوان اللہ علیہم میں ان صفات اربعہ کی تجلی چمکی لیکن بات بڑی غور طلب ہے کہ صحابہ کی جماعت اتنی ہی نہ سمجھو جو پہلے گذر چکے بلکہ ایک اور گروہ بھی ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں ذکر فرمایا ہے وہ بھی صحابہ ہی میں داخل ہے جو احمد کے بروز کے ساتھ ہونگے چنانچہ فرمایا "وآخرین منھم لما یلحقوا بھم" یعنی صحابہ رضوان اللہ علیہم کی جماعت کو اتنی قدر نہ سمجھو بلکہ مسیح موعود کے زمانہ کی جماعت بھی صحابہ ہی ہو گی اس آیت کے متعلق مفسرین نے مان لیا ہے کہ یہ مسیح موعود کی جماعت ہے "منھم" کے لفظ سے پایا جاتا ہے کہ باطنی توجہ اور استفاضہ صحابہ ہی کی طرح ہو گا صحابہ کی تربیت ظاہری طور پر ہوئی تھی مگر ان کو کوئی دیکھ نہیں سکتا وہ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تربیت کے نیچے ہونگے اسلئے سب علماء نے اس گروہ کا نام صحابہ رضوان اللہ علیہم ہی رکھا ہے۔ چودھویں صدی میں اللہ تعالیٰ کے منشاء کے موافق اسم احمد کا بروز ہوا اور وہ میں ہوں جس کی طرف اس واقعہ بدر میں پیشگوئی تھی جس کیلئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کہا مگر افسوس کہ جب وہ دن آیا اور چودھویں کا چاند نکلا تو دوکاندار، خود غرض کہا گیا افسوس ان پر جنہوں نے وقت پایا اور نہ پہچانا اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی جگہ پر دعا کی تھی اللھم ان اھلکت ھذہ العصابة لن تعبد فی الارض ابدا۔ یعنی اے اللہ اگر آج تو نے اس جماعت کو ہلاک کر دیا تو پھر کوئی تیری عبادت کرنے والا نہ رہے گا۔ سنو میں بھی یقیناً اسی طرح کہتا ہوں کہ آج وہی بدر والا معاملہ ہے اللہ تعالیٰ اسی طرح ایک جماعت تیار کر رہا ہے وہی "بدر" اور "اَذِلَّة" کا لفظ موجود ہے کیا یہ جھوٹ ہے کہ اسلام پر ذلت نہیں آئی نہ سلطنت ظاہری میں شوکت ہے۔ ایک یورپ کی سلطنت منہ دکھاتی ہے تو بھاگ جاتے ہیں اور کیا مجال ہے جو سر اُٹھائیں آہ میں تم کو کیونکر دکھاؤں جو اسلام کی حالت ہو رہی ہے۔ دیکھو میں پھر کھول کر کہتا ہوں کہ یہی بدر کا زمانہ ہے اسلام پر ذلت کا وقت آچکا ہے مگر اب خدا نے چاہا ہے کہ اس کی نصرت کرے چنانچہ اس نے مجھے بھیجا ہے کہ میں اسلام کو براہین اور حجج ساطعہ کے ساتھ تمام ملتوں اور مذہبوں پر غالب کر کے دکھاؤں اللہ تعالیٰ نے اس مبارک زمانہ میں چاہا ہے کہ اس کا جلال ظاہر ہو اب کوئی نہیں جو اس کو روک سکے یہ لوگ جب اس طرح سے اسلام کو ذلیل کرنے پر آمادہ ہوئے ہیں تو اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے موافق کہ "اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحَافِظُوْن" قرآن شریف کی عظمت کو قائم کرنے کیلئے چودھویں صدی کے سر پر مجھے بھیجا ہے کیا نہیں دیکھتے کس طرح اُس کے نشانات ظاہر ہو رہے ہیں کسوف و خسوف رمضان میں ہو گیا کیا ہو سکتا ہے کہ مہدی موجود نہ ہو اور یہ مہدی کا نشان پورا ہو جاوے آنے والا آگیا ان کی تکذیب اور شور و بکا سے کچھ نہ بگڑے گا ان لوگوں کی ہمیشہ اسی طرح کی عادت رہی ہے خدا کی باتیں سچی ہیں اور وہ پوری ہو کر رہتی ہیں پس تم ان بد صحبتوں سے بچتے رہو اور دعاؤں میں لگے رہو اور اسلام کی حقیقت اپنے اندر پیدا کرو۔ (ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۱۸۹ تا ۱۹۲)

درخواست دُعا

● - مکرم سیٹھ سید جہانگیر احمد صاحب کاچیگوڑہ حیدر آباد کا گذشتہ سیلاب کی وجہ سے کافی نقصان ہوا ہے۔ بچوں کے کاروبار میں ترقی اور کاروباری پریشانیوں کے ازالہ کیلئے اور اہلیہ مرحومہ کی مغفرت کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ (-/۵۰ روپیہ اعانت بدر) (محمد ابراہیم خان قادیان)

● - میری بیٹی حمیدہ انجم نے امسال اللہ تعالیٰ کے فضل اور حضور انور کی دعاؤں کے طفیل کالج اور شموگہ ضلع میں بی ایڈ کا امتحان 87.2 نمبر لیکر کامیابی حاصل کی ہے اور اپنے Kuvempu University میں ٹاپ پوزیشن پر بھی رہیں ہیں احباب جماعت سے روشن مستقبل ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

(شیخ محمد احمد شموگہ)

● جماعت احمدیہ بنگلور کے دیرینہ خادم سابقہ زعیم مجلس انصار اللہ بنگلور مکرم بی ایم نثار احمد صاحب کافی دنوں سے بیمار ہیں۔ کمزوری بہت ہوگئی ہے۔ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے احباب سے دُعا کی درخواست ہے۔ (قریشی عبد الحلیم زعیم مجلس انصار اللہ بنگلور)

● - مکرم بشیر الدین صاحب سامی نمائندہ بدر (برائے برطانیہ) کی صحت و تندرستی درازی عمر کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ عزیز کرشن محمود احمد صاحب کا اپریشن ہوا ہے مکرمہ امۃ الرشید احمد واشنگٹن بیمار ہیں کامل شفایابی کیلئے عزیزان طارق اور طاہرہ کی دینی و دنیوی ترقی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

(منصور احمد بی بی لندن)

ارشاد نبوی
خیر الزاد التقوىٰ
سب سے بہتر زاد راہ تقویٰ ہے
منجانب
رکن جماعت احمدیہ ممبئی

طالبانِ دعا
آٹو ٹریڈرز
Auto Traders
16 بینٹنک سٹریٹ کلکتہ 700001
دکان: 248-5222, 248-1652
رہائش: 243-0794, 27-0471

ESTD:1898
MFRS OF ARMY INDUSTRIAL AND CIVILIAN FANCY SHOES
M. MOOSA RAZA SAHIB & SONS
NO 6 ALBERT VICTOR ROAD FORT
BANGALORE - 560002 INDIA
☎: 6700558 FAX: 6705494

QURESHI ASSOCIATES
Manufacturer-Exporter-Importer of Leather, Silk & Cotton garments Leather Accessories, INDIAN Novelties & all kinds of Indian products.
Contact Person :- M. S. QURESHI (Prop)
Tel 91-11-3282643 Fax 91-11-3263992
Postal Address :- 4378/4B, Ansari Road
Daryaganj New Delhi-110002
(INDIA)

میلا پالم (تامل ناڈو) کے ایک جلسہ میں محمد اسماعیل سونگھڑی کی جماعت احمدیہ کیخلاف افتراء پردازیاں اور

جماعت احمدیہ میلا پالم کا جوابی سہ روزہ جلسہ عام

(محمد عمر مبلغ انچارج کیرلہ)

ابتداء آفرینش سے یہ سنت مستمرہ چلی آرہی ہے کہ جب بھی حق وصداقت کا بول بالا ہوتا ہے اور مامور من اللہ کی جماعتیں ترقی کی منازل طے کرتے ہوئے اپنے مقاصد میں کامیابی حاصل کرتی ہیں تو حق و صداقت کے دشمنوں کے دلوں میں سانپ لوٹنے لگتے ہیں اور افتراء، کذب بیانی، کینہ، بغض اور حسد کے ہتھیاروں سے مسلح ہو کر پہلے سے زیادہ تیزی سے حملہ آور ہونے لگتے ہیں۔ اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا۔ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ بِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ کہ ان کے دلوں میں بیماری ہے اور خدا تعالیٰ ان کی بیماریوں کو اور زیادہ بڑھاتا چلا جاتا ہے۔ اور ان کی کذب بیانیوں کی وجہ سے ان کے لئے دردناک عذاب مقدر ہے۔

ہندوستان کے ان معاندین میں سرفہرست مولوی محمد اسمٰعیل سونگھڑی کا نام آتا ہے۔ جو پچھلے پچاس سال سے جماعت احمدیہ کی مخالفت میں کمر بستہ ہے۔ ان کی کوششوں کا یہ نتیجہ نکلا کہ پچاس سال قبل ہندوستان میں جماعت احمدیہ کی تعداد چند ہزار سے متجاوز نہیں تھی۔ لیکن آج خدا کے فضل و کرم سے تین کروڑ تک پہنچ چکی ہے۔ وہ اپنے صوبہ اڑیسہ میں ہی کثرت سے سعید روحوں کو احمدیت کی آغوش میں آتے ہوئے دیکھنے پر مجبور ہو رہے ہیں۔ بنگلور میں ایک جلسہ کو مخاطب کر کے چند سال قبل انہوں نے برملا اس بات کا اظہار کیا ہے کہ مخالفت احمدیت میں وہ ناکام ہو چکے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے بنگلور کے ایک جلسہ عام کو مخاطب کر کے اڑیسہ میں اپنی ناکامی کا رونا رویا تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ اس زمانہ میں جماعت احمدیہ کی عالمگیر ترقی کو دیکھ کر یہ ملاں عذاب الیم میں مبتلا ہے۔

چنانچہ جماعت احمدیہ کے اس شدید معاند اور مفسد نے ماہ ستمبر ۲۰۰۰ء کے ابتدائی دنوں میں تامل ناڈو کے مسلم اکثریت کے علاقہ میلا پالم میں جہاں خدا کے فضل سے ایک مستعد جماعت احمدیہ موجود ہے آکر اپنے تمام فرسودہ ہتھیار استعمال کر کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذات اقدس پر اور جماعت احمدیہ کے خلاف نہایت رکیک حملے کئے اور آپ کے خلاف اور جماعت احمدیہ کے خلاف کلیۃً جھوٹ اور افتراء سے کام لیتا رہا۔ اس نے میلا پالم کی مختلف مساجد میں اپنا زہر اگلنے کے علاوہ بازار میں واقع بڑے گراؤنڈ میں منعقدہ جلسہ عام کو مخاطب کر کے تقویٰ اور خوف الٰہی کو بالائے طاق رکھ کر بہت سارے افتراء اور الزامات عائد کئے۔ اور عامۃ المسلمین کو جماعت احمدیہ کے خلاف مشتعل کرنے اور انہیں برانگیختہ کرنے کی بہت کوشش کی ہے۔

اس وجہ سے جماعت احمدیہ میلا پالم نے فیصلہ کیا کہ مولوی سونگھڑی کا اور دیگر مقامی ملاؤں کی مسموم تقریروں کا جواب دینے کے لئے ایک سہ روزہ جلسہ عام اُسی مقام میں کیا جائے جہاں اُنہوں نے کیا تھا۔ چنانچہ مورخہ ۶، ۷، ۸ ؍اکتوبر کو نہایت کامیابی کے ساتھ شاندار جلسے منعقد کئے گئے اور تمام تقریروں کے منہ توڑ اور ناقابل تردید جوابات دیئے گئے۔ فالحمد للہ علے ذالک۔

اس میں شرکت اور تقریر کے لئے قادیان سے مکرم مولوی ظہیر احمد صاحب خادم ناظر دعوۃ الی اللہ اور مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر ہیڈ ماسٹر مدرسۃ المعلمین کوئمبتور سے مکرم مولوی محمد ایوب صاحب اور کیرلہ سے خاکسار محمد عمر مرکزی ہدایت کے مطابق وقت مقررہ پر ہی میلا پالم میں پہنچ گئے۔ اس سہ روزہ جلسہ میں شرکت کے لئے مضافات کی جماعتوں سے کثیر تعداد میں احباب جماعت تشریف لائے ہوئے تھے۔

مورخہ ۶ ؍اکتوبر بروز جمعۃ المبارک رات ۸ بجے مکرم حسن ابو بکر صاحب صدر جماعت احمدیہ میلا پالم کی زیر صدارت منعقد ہوئے پہلے جلسہ میں مکرم مولوی مزمل احمد صاحب مبلغ مقامی خاکسار اور مکرم عبد القادر صاحب صوبائی امیر تامل ناڈو نے تقریریں کیں۔ اور مختلف پیراؤں میں جماعت احمدیہ کے مخالفین کی ناکام کوششوں اور جماعت احمدیہ کی عالمگیر ترقیوں کا ایمان افروز انداز میں تذکرہ کیا۔

دوسرے دن کے جلسہ عام میں مکرم مولوی محمد ایوب صاحب نے چند سال قبل کوئمبتور میں منعقدہ مناظرہ کی روئیداد اور اُس میں بیان شدہ مضامین میں سے وفات مسیح پر روشنی ڈالی۔

اس کے بعد مکرم مولوی ظہیر احمد صاحب خادم نے مولوی محمد اسمٰعیل صاحب کے ساتھ ہماچل پردیش کے امب میں ہوئے مناظرہ کے ایمان افروز واقعات اور مولوی مذکور کی شکست خوری سنا کر سامعین کو محظوظ فرمایا اور مولوی سونگھڑی صاحب کی بیان کردہ کئی جھوٹی باتوں کا پردہ چاک کر کے انکی اصلیت بتائی۔ اس کے بعد مکرم عبد القادر صاحب صوبائی امیر نے بھی بعض ملاؤں کی تقریر کا تعاقب کیا۔ تیسرے دن کا جلسہ عام زیر صدارت صوبائی امیر منعقد ہوا۔ مکرم مولوی محمد ایوب صاحب نے اپنی پچھلی تقریر کا بقیہ حصہ سنا کر مناظرہ کوئمبتور میں بیان شدہ مسائل ختم نبوت اور صداقت مسیح موعود علیہ السلام پر روشنی ڈالی۔ اس کے بعد خاکسار نے مولوی اسمٰعیل صاحب سونگھڑی کے اعتراض کہ "مرزا صاحب نے ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو۔ اس سے بہتر غلام احمد ہے۔"

کہہ کر اپنے آپکو عیسیٰ سے بہتر قرار دیا اور قرآن مجید میں سے حضرت عیسیٰ کے ذکر کو چھوڑنے کی تلقین کی۔" کا جواب دیتے ہوئے بتایا کہ عامۃ المسلمین اور اُن کے علماء نے حضرت عیسیٰ کو زندہ آسمان پر چڑھا کر اور اُنہیں حوائج بشری سے بالاتر قرار دے کر خدائی کا درجہ دیا ہے۔

مسلمانوں کے اس غلط عقیدہ کے نتیجہ میں عیسائی پادریوں نے اسلام اور حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی اہانت کر کے حضرت یسوع مسیح کو حضرت سرور کائنات فخر موجودات صلعم پر فضیات دے کر آپکے خلاف پروپگنڈہ کرتے رہے ہیں چنانچہ اس ضمن میں عیسائیوں کی طرف سے شائع شدہ کتابچہ حقائق القرآن میں مذکور چودہ سوالات جو اُنہوں نے علماء سے کئے تھے خاکسار نے پڑھ کر سنائے۔ حضرت عیسیٰ کو خدائی کا درجہ دینے والے ان علماء کو قیامت تک اس کا جواب دینے کی طاقت نہیں ہوگی ان ہی وجوہات کی بناء پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان علماء کو مخاطب کر کے فرمایا تھا کہ ابن مریم کے اس قسم کے ذکر کو چھوڑو جس سے رسول کریم صلعم کی ہتک ہوتی ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سیدنا حضرت رسول کریم صلعم کے اعلیٰ ترین مقام کے بارہ میں فرمایا۔

برتر گمان و وہم سے احمد کی شان ہے
جس کا غلام دیکھو مسیح الزمان ہے

علاوہ ازیں خاکسار نے محمد اسمٰعیل صاحب سونگھڑی کے کئی جھوٹے اور مفتریانہ اعتراضات کا جواب دے کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس چیلنج کو پیش کیا۔

ترے مکروں سے اے جاہل مرا نقصاں نہیں ہرگز
کہ یہ جاں آگ میں پڑ کر سلامت آنے والی ہے

مولوی اسماعیل صاحب سونگھڑی نے اپنی تقریر میں کہا تھا کہ قادیانیوں کا ذبیحہ کھانا حرام ہے اور اُن کے ساتھ مل کر کھانا کھانا سور کھانے کا مترادف ہے۔ جب خاکسار اس کا جواب دے رہا تھا کہ مکرم مولوی ظہیر احمد صاحب نے خاکسار کو رقعہ بھیجا کہ ہماچل پردیس میں مولوی سونگھڑی نے میرے ساتھ ایک ہی پلیٹ میں کھانا کھایا تھا۔ یہ رقعہ پڑھنا تھا کہ سارے مجمع سے ہنسی کی آواز سنائی دی۔

مکرم مولانا سلطان احمد صاحب ظفر نے مولوی سونگھڑی کے قادیان دارالامان کے بارے میں جو اعتراض کیا تھا اس کا منہ توڑ جواب دیا۔ انہوں نے کہا تھا کہ مرزا صاحب نے قادیان کی مسجد مبارک کو "مَن دخله كان آمنا" کہہ کر کعبۃ اللہ کی توہین کی ہے۔ آج قادیان میں صرف ۳۰۰ فقیر رہتے ہیں۔ اس کے علاوہ اسکی کوئی حیثیت نہیں۔ محترم مولانا سلطان احمد صاحب نے اس بکواس کا نہایت اچھے انداز میں جواب دیا۔ نیز اور بھی کئی الزام تراشیوں کا مسکت جواب دیا۔ آخر میں مقامی مبلغ مکرم مولوی مزمل احمد صاحب نے بھی چند اعتراضات کا اچھے پیرائے میں جواب دیا۔ دعا کے بعد یہ کامیاب جلسہ خیر و خوبی سے اختتام پذیر ہوا۔

خدا کے فضل سے یہ تقاریر سامعین کے ازدیاد ایمان کا باعث رہیں۔ اور اُنہیں حق و صداقت کے دشمنوں کی حقیقت سے آشنا ہونے کی توفیق ملی۔ گویا کہ مولوی سونگھڑی کی معاندانہ تقریریں احمدیت کے فروغ کے لئے کھاد کا کام دے رہی ہیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس علاقہ میں بہت ساری سعید روحوں کو حق و صداقت قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

خالص اور معیاری زیورات کا مرکز
الرحیم جیولرز
پروپرائٹر۔ سید شوکت علی اینڈ سنز
پتہ۔ خورشید کلاتھ مارکیٹ۔ حیدری نارتھ ناظم آباد۔ کراچی۔ فون: 629443

دعاؤں کے طالب
محمود احمد بانی
منصور احمد بانی | اسد محمود بانی
کلکتہ

BANI®
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات

Our Founder :
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908-1968)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
BANI AUTOMOTIVES | BANI DISTRIBUTORS
5, Sooterkin Street, Calcutta-700 072
Ph: SHOWROOM : 237-2185,236-9893 WAREHOUSE : 343-4006, 343-4137 RESI : 236-2096, 236-4696, 237-8749 FAX : 91-33-236-9893

ذکر خیر

محترم مولانا حمید الدین صاحب شمس مرحوم

(سید قیام الدین برق مبلغ سلسلہ بنارس)

فرمان رسول اذکروا موتکم بالخیر کے تحت خاکسار محترم حمید الدین صاحب شمس کا کچھ ذکر خیر کرنا چاہتا ہے۔ صوبہ آندھرا پردیش میں جن دنوں مرحوم انچارج مبلغ ہوا کرتے تھے تب خاکسار کو علاقہ ورنگل میں لگ بھگ پونے چار سال کا عرصہ آپ کی قیادت میں نہایت خوشگوار ماحول میں خدمت دین بجالانے کی توفیق ملتی رہی۔ کافی قریب سے موصوف کو دیکھنے کی بھی توفیق ملی۔

قارئین! یہ ایک حقیقت ہے کہ اس فانی دُنیا میں لاکھوں لوگ آتے ہیں اور آتے رہیں گے جاتے ہیں اور جاتے رہیں گے آنے جانے والوں کے حالات بھی لکھے جاتے ہیں مگر انہیں آنے جانے والے لوگوں میں کچھ حضرات ایسے بھی اس دُنیا میں آتے ہیں جو جانے کے بعد بھی ناقابل فراموش ہوا کرتے ہیں انہیں حضرات میں کامیاب مبلغ احمدیت مولانا حمید الدین صاحب شمس بھی ایک تھے موصوف خوش مزاج، ملنسار عمدہ صفات و کردار کے حامل تھے۔ درجنوں مقامات تک احمدیت کے سرمدی پیغام کی ترویج و اشاعت میں موصوف کو نمایاں طور پر تاریخی کردار ادا کرنے کی سعادت بھی حاصل ہوئی۔ موصوف اپنے کارناموں کی وجہ سے ہر دل عزیز رہے۔ ماشاء اللہ فن خطابت و صحافت میں بھی اعلیٰ مقام رکھتے تھے اگر کسی محفل یا مجلس مذاکرہ میں مرحوم شرکت کرتے تو آپ کی شرکت سے مخالفین مرعوب ہو جاتے۔ قدرت نے آپ کو خوب پرکشش چہرہ بھی عطا کیا ہوا تھا۔ شیروانی زیب تن کئے ہوئے دستار بندی کے ساتھ جب مولانا کسی محفل میں رونق افروز ہوتے تو پھر بیشتر دوسروں کی نگاہیں آپ کی طرف گھورتی رہتیں لطائف و ظرائف کا معقول ذخیرہ بھی اپنے پاس رکھتے تھے اور بر موقع بر محل برجستگی کے عالم میں استعمال کرکے محفل کو گلزار بنا دیتے تھے۔ انہی وجوہات کی بناء پر کشمیر سے لیکر کنیا کماری تک احمدی دنیا میں آپ ایک اپنا ممتاز مقام پیدا کئے ہوئے تھے۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لٹریچروں پر آپ کی کافی وسیع نظر تھی۔ میدان صحافت کے نہایت چست شہسوار بھی تھے ایک اچھے قلمکار بھی تھے یہی وجہ تھی کہ مولانا موصوف کے بیشتر علمی تخلیقات سلسلہ کے رسائل و جرائد کے علاوہ خاص کر حیدرآباد دکن کے غیروں کے اخبارات میں بھی شائع ہوتے رہے اور قدر کی نگاہ سے دیکھے جاتے رہے۔ مولانا موصوف کو مسلسل کئی سالوں تک جلسہ سالانہ قادیان کے موقعہ پر خطاب کرنے کا موقعہ ملا پنجابی زبان میں مخصوص ملکہ ودسترس کی وجہ سے مولانا کو کئی بار سکھ قوم تک پیغام احمدیت پہنچانے کا موقعہ ملا۔ ذالک فضل الله یوتیه من یشاء مولانا حمید الدین شمس مرحوم کل نفس ذائقة الموت کے تحت تو اس دار فانی سے ضرور چلے گئے مگر ان کی یاد آج بھی احمدی دنیا کے بہت سارے ذہنوں میں تازہ ہے آج جبکہ احمدی دُنیا میں تبلیغی پروگرام اور دعوۃ الی اللہ کی سرگرمیوں سے ہر طرف کافی شدومد کے ساتھ ایک غلغلہ پایا جاتا ہے اور احمدیت کا ہر علاقہ حضرت امیر المومنین کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنے تمام تر وسائل و ذرائع کو بروئے کار لاتے ہوئے دعوۃ الی اللہ کے میدان میں بازی لے جانا چاہتا ہے ایسی حالت میں آپ کی بھی خوب یاد آتی ہے کیونکہ مرحوم اپنے وقت میں نہایت کامیاب داعی الی اللہ تھے آپ کے تئیں حضور پرنور نے متعدد مرتبہ اظہار خوشنودی فرمایا ہے۔ وکالت مال لندن کی طرف سے 20 اپریل 1991 کو ایک چھٹی مولانا کو ملی مضمون اس طرح سے ہے۔

’’مکرم و محترم جناب حمید الدین شمس صاحب مبلغ حیدرآباد بھارت

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اُمید ہے کہ آپ بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہوں گے آپ کی رپورٹ مورخہ 10.4.91 بذریعہ فیکس سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت عالیہ میں موصول ہوئی آپ نے تلگو ترجمہ قرآن مجید کے بارہ میں رپورٹ دی ہے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ’جزاکم اللہ احسن الجزاء یہ خیال رہے کہ اس میں غلطی کا ایک نقطہ بھی نہ رہے یہ بڑا نازک معاملہ ہے لہٰذا بہت احتیاط برتنی چاہئے ایک شوشہ بھی غلطی کا باقی نہ رہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی نصرت فرما کر یہ عظیم الشان تاریخی سعادت جن کو دی ہے ان کو اس کی دائمی جزا بھی عطا فرمائے‘‘....

’’مجھے اس بات سے بہت خوشی ہے کہ آپ نے یہاں بہت کام کیا ہے اس علاقہ کو اندھیروں سے نور کی طرف لائے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فرشتے اُن کے ظاہر و باطن کو نور سے بھردیں کہ آپ نے جو دائمی زندگی لانے والا انقلاب اس علاقہ میں پیدا کیا ہے۔ اس کی خوشی سے پھولے نہ سمائیں میری آنکھ آئندہ آنے والی ان چمکتی ہوئی تحریروں کو دیکھ رہی ہے جن میں آپ کا محبت بھرا عظیم الشان ذکر ہے جس نے اس علاقہ کی تقدیر بدلنے کا آغاز کیا خدا تعالیٰ نے کس طرح آپ کو ہمت اور توفیق دی اور برکات عطا فرمائیں خدا آپ کے ساتھ ہو اور خود آپ کا اجر بن جائے دُعا کی عادت ڈالیں نماز پر قائم رہیں تکالیف پر صبر کریں اور گالی کا جواب پیار اور محبت سے دیں یہی آپ کے ہتھیار ہیں جن پر کوئی دُنیا کی طاقت غالب نہیں آسکتی‘‘۔

فقط والسلام

خاکسار ایڈیشنل وکالت مال لندن

اللہ پاک نے مولانا شمس صاحب کو اپنوں اور غیروں میں جو محبت و مقبولیت عطا فرمائی تھی یہ ان کی اسی سلیقہ مند تبلیغی کوششوں اور مسلسل مثالی جدوجہد کا ہی نتیجہ تھا۔

آپ کی اس دارِ فانی سے رحلت پر جہاں احمدی حضرات نے غم واندوہ محسوس کیا وہاں پر اس موت کو جماعتی نقصان محسوس کیا گیا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے آپ کے والدین کو تعزیت کا خط لکھتے ہوئے فرمایا۔

’’پیارے مکرم محمد دین صاحب درویش و محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

’’یہ جماعتی نقصان ہے آپ کا تو بیٹا تھا لیکن جماعت کا خادم ہونے کی حیثیت سے جماعت ہندوستان نے اس غم کو محسوس کیا۔ اللہ تعالیٰ اس خلاء کو پر فرمائے اور مرحوم کو کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے آپ کو صبر جمیل عطا فرمائے‘‘۔

فقط والسلام

مرزا طاہر احمد 10.12.95

اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت فرمائے اور آپ کی خدمتِ دین کا جذبہ پشت در پشت تک قائم رکھے۔ آمین

☆☆☆

☆☆☆

درخواست دُعا

مکرم کلیم احمد خان صاحب آف جرمنی ابن مکرم شیر خان صاحب مرحوم درویش قادیان گذشتہ دنوں کار ایکسیڈنٹ میں زخمی ہوگئے تھے مکمل طور پر شفایابی کیلئے نیز کاروبار میں ترقی، موصوف نیا مکان بنا رہے ہیں بابرکت ہونے کیلئے بچوں کی دینی و دنیاوی ترقیات پڑھائی میں نمایاں کامیابی نیز اپنے بھائی بہنوں اور تمام افراد خاندان کی صحت و سلامتی اور دینی و دنیاوی ترقیات کیلئے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (نعیم احمد ناصر ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی اسکول قادیان)

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر مطلع کریں۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت نمبر ۱۵۰۹۶:- میں عبدالمجید ٹاک ولد غلام محمد صاحب ٹاک مرحوم قوم احمدی پیشہ وکالت عمر ۵۱ سال تاریخ بیعت ۱۹۶۸ء ساکن یاری پورہ ڈاکخانہ یاری پورہ ضلع انت ناگ صوبہ کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۹-۹-۲۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل منقولہ وغیر منقولہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ جسکی موجودہ قیمت درج کی گئی ہے۔

۱۔ زیر تعمیر رہائشی مکان واقع یاڑی پورہ جو کہ میاں بیوی کی مشترکہ آمد سے تعمیر ہوا ہے۔ جسکی مالیت چار لاکھ کے قریب ہے۔ حصہ مساوی دونوں کا ہے۔ یہ زمین جس پر مکان تعمیر ہے۔ میری اہلیہ کی ہے۔ جوان کو والدین سے حصہ ملا ہے۔ دس مرلے ہیں۔ اور یہ ان کی وصیت میں بھی مذکور ہے۔ میں اپنے حصہ کا ۱۰/۱ حصہ وصیت میں ادا کروں گا۔

۲۔ زمین ساگ زار دس مرلے میں نے اسکے علاوہ ذاتی طور پر خرید کئے ہیں یاری پورہ میں واقع ہیں۔ بیع نامہ تصدیق شدہ شامل ہے۔ موجودہ قیمت مبلغ پچاس ہزار روپے ہے۔

۳۔ زمین ایک کنال واقع موضع مئی بوگ ہے۔ جس مین سیب کا باغ ہے یہ میری ذاتی خرید کردہ ملکیت ہے۔ اس زمین کی موجودہ قیمت ساٹھ ہزار روپے ہے۔ اس سے سالانہ مبلغ پانچ ہزار روپے آمدنی ہوتی ہے۔ حسب قواعد اس سے جو بھی آمدنی ہوگی اس کا ۱۶/۱ چندہ حصہ آمد ادا کرتا رہوں گا۔ انشاء اللہ

۴۔ خاکسار کی آبائی جائیداد میں ایک خام مکان ہے جو کہ ورثاء میں مشترک ہے۔ اس میں میرا اور میرے دوسرے بھائی مکرم حبیب اللہ ٹاک کا حصہ ۴/۱ ہے۔ اور یہ حصہ بھی میرے بڑے بھائی کے تصرف میں ہے۔ جائیداد ابھی تقسیم نہیں ہوئی ہے۔ تقسیم ہونے پر دفتر بہشتی مقبرہ کو اسکی تفصیل سے آگاہ کروں گا۔

خاکسار کا ذریعہ آمدنی پیشہ وکالت سے ہے جسکی کوئی معین آمد نہیں ہے۔ اوسط پانچ ہزار روپے ماہوار آمدنی ہوتی ہے۔ اس کا ۱۰/۱ حصہ چندہ حصہ آمد میں ادا کرتا رہوں گا۔ اسکے علاوہ اگر مذکورہ بالا جائیدادوں و آمد کے علاوہ مزید کوئی آمدنی یا جائیداد پیدا کروں گا اسکی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ کو کرتا رہوں گا۔ انشاء اللہ اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ العمل ہوگی۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
عبدالحمید ٹاک	عبدالمجید ٹاک	میر عبدالرحمٰن

وصیت نمبر ۱۵۰۹۷:- میں جواہر النساء بیگم زوجہ مکرم عبدالمجید ٹاک ایڈوکیٹ قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر ۵۲ سال پیدائشی احمدی ساکن یاری پورہ ڈاکخانہ یاری پورہ ضلع انت ناگ صوبہ کشمیر۔

بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۹-۹-۲۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وصیت پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل منقولہ اور غیر منقولہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ جسکی موجودہ قیمت درج کی گئی ہے۔

۱۔ آبائی جائیداد سے دو کنال زمین حصہ میں ملی ہے۔ یہ زمین یاری پورہ میں واقع ہے۔ اس میں ایک کنال زمین پر مکان وساگ زار ہے۔ مکان دس مرلے زمین پر تعمیر شدہ ہے۔ جو میاں بیوی نے مشترکہ آمد سے تعمیر کیا ہے۔ اور موجودہ قیمت چار لاکھ کے قریب ہے۔ بحصہ مساوی میاں بیوی کی اب مشترکہ جائیداد ہے۔ میں اپنے نصف حصہ کا مطابق قواعد وصیت حصہ آمد/حصہ جائیداد ادا کروں گی۔ زمین کی قیمت یعنی ہر دو کنال کی ایک لاکھ روپے ہے۔ ان دو کنالوں میں سے ایک کنال زرعی زمین ہے یہ زمین مجھے والدین کی طرف سے شرعی حصہ ملا ہے۔

۲۔ حق مہر مبلغ سات ہزار روپے ہے جو میرے خاوند نے مجھے ادا کر دیا ہے۔

۳۔ طلائی زیور ۴ انگوٹھیاں۔ کانٹے طلائی ۴ جوڑی کڑے طلائی دو عدد ہار طلائی مع پنڈلم مجموعی وزن اسی گرام ہے۔ جسکی موجودہ قیمت ۳۰,۴۰۰ روپے ہے۔

۴۔ میرا ذریعہ آمد سرکاری ملازمت ہے۔ اس وقت مجھے ماہوار مبلغ نو ہزار روپے مل رہا ہے۔ اس میں جی پی فنڈ انشورنس ڈیپازٹ اتفاقیہ انشورنس شامل ہے۔ البتہ گریجویٹی سی. پی. ایف وغیرہ ریٹائرمنٹ ہونے پر جب ملے گا۔ اس پر حصہ وصیت ادا کر دیا جائے گا۔

۵۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی آمد از ملازمت پر بشرح ۱۰/۱ حصہ و جائیداد کی آمد پر بشرح ۱۶/۱ حصہ حسب قواعد حصہ آمد بھی چندہ ادا کرتی رہوں گی۔ انشاء اللہ

اگر اسکے علاوہ مزید کوئی آمد یا جائیداد پیدا کروں گی۔ اسکی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ قایان کو دیتی رہوں گی۔ اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ العمل ہوگی۔

گواہ شد	العبد	گواہ
عبدالحمید ٹاک	جواہر النساء	میر عبدالرحمٰن

وصیت نمبر ۱۵۰۹۸:- میں رضوان احمد ملکانہ ولد مکرم عبد الطیف صاحب ملکانہ مرحوم قوم مسلم پیشہ ملازمت عمر ۲۸ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔

بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰۰۰-۷-۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت کل منقولہ و غیر منقولہ جائیداد کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

میری آبائی جائیداد واقع صالح نگر آگرہ U.P. میں ہے جو کہ والدہ صاحبہ دو بھائی اور ایک بہن میں مشترکہ ہے اس کے علاوہ قادیان میں سول لائن ہرچوال روڈ میں ۱۵ مرلے پر مشتمل پلاٹ ہے جو کہ مشترکہ ہے۔ جب بھی یہ جائیداد تقسیم ہوگی دفتر بہشتی مقبرہ کو اسکی اطلاع کر دوں گا۔

میں اس وقت انجمن وقف جدید میں کام کرتا ہوں مجھے اس وقت ماہوار مبلغ ۲۷۳۶ روپے تنخواہ ملتی ہے۔ میں اپنی آمد کا ۱۰/۱ حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ادا کرتا رہوں گا۔ اس کے علاوہ اگر کبھی کوئی مزید آمد یا جائیداد پیدا کروں تو اس اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ کو کرتا رہوں گا۔

اس پر بھی میری یہ وصیت، حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ العمل کی جائے۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

گواہ شد	العبد	گواہ شد
سید صباح الدین قادیان	رضوان احمد ملکانہ قادیان	مظفر اقبال چیمہ قادیان

وصیت نمبر ۱۵۰۹۹:- میں امۃ الباسط بشریٰ زوجہ رضوان احمد ملکانہ قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔

بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰۰۰-۷-۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اس وقت میری غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں ہے۔ منقولہ جائیداد کی تفصیل درج ذیل ہے۔

زیور طلائی گلے کا ہار ۲ عدد کانٹے دو عدد بالیاں ایک سیٹ انگوٹھیاں پانچ عدد کل وزن زیور طلائی 52.030 گرام جسکی موجودہ قیمت اندازاً -/21000 روپے ہے۔ اس کے علاوہ حق مہر مبلغ پندرہ ہزار روپے بذمہ خاوند ہے۔ نیز زیورات نقرئی کل وزن ۳۰۲ گرام ہے۔ جسکی موجودہ قیمت اندازاً ۱۷۰۰ روپے ہے۔ اس کے علاوہ میرے خاوند کی طرف سے ماہوار ۲۵۰ روپے بطور جیب خرچ ملتا ہے۔ میں اپنی آمد کا ۱۰/۱ حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ادا کرتی رہوں گی۔ مذکورہ بالا آمد و جائیداد کے علاوہ اگر کبھی کوئی مزید آمد یا جائیداد پیدا کرونگی تو اسکی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ کو دیتی رہوں گی۔ اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
رضوان احمد ملکانہ قادیان	امۃ الباسط بشریٰ قادیان	سید صباح الدین قادیان

وصیت نمبر ۱۵۱۰۱:- میں طاہرہ محمود زوجہ مکرم محمود احمد خادم قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت صدر انجمن احمدیہ عمر ۳۸ سال تاریخ بیعت جون ۱۹۸۳ء ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔

بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰۰۰-۶-۱۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

اس وقت میری کوئی غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔

منقولہ جائیداد کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1. طلائی زیورات:

۱۔ دو کڑے سونے کے وزن	18 گرام 950 ملی گرام	6280-00 روپے
۲۔ ایک جوڑی کانٹے وزن	7 گرام 890 ملی گرام	2900-00 روپے
۳۔ ہار ایک عدد	14 گرام 720 ملی گرام	5417-00 روپے
۴۔ ایک جوڑی ٹوپس	5 گرام 630 ملی گرام	2330-00 روپے
۵۔ ایک نیکلس	5 گرام	1955-00 روپے
۶۔ ایک کوکا	370 ملی گرام	160-00 روپے

2. زیورات نقرئی: ایک سیٹ ہار وزن ۶۴ گرام ۸۰ ملی گرام مالیتی ۳۹۰ روپے۔

3. حق مہر بذمہ خاوند مبلغ ۳۰۰۰ روپے صرف۔

میں احمدیہ شفاخانہ قادیان میں ملازمت کر رہی ہوں اس وقت میری تنخواہ ۲۷۷۰ روپے ہے۔ اس کے ۱۰/۱ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ اگر کبھی کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں گی تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز قادیان کو دیتی رہوں گی۔ اس پر میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ العمل ہوگی۔

گواہ	الامۃ	گواہ شد
محمود احمد خادم	طاہرہ محمود	داؤد احمد قریشی

وصیت نمبر ۱۵۱۰۲:- میں حفیظ احمد طاہر ولد مکرم ماسٹر محمد ابراہیم صاحب درویش قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر ۳۳ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا

جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰۰۰-۶-۱۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

۱۔ میری اس وقت منقولہ وغیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں ہے۔

۲۔ میں صدر انجمن احمدیہ قادیان کا ملازم ہوں اس وقت مجھے صدر انجمن احمدیہ سے ماہوار -/2290 تنخواہ ملتی ہے۔ اس کے ۱۰/۱ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ میں پارٹ ٹائم بجلی کا کام بھی کرتا ہوں اس میں مجھے ماہوار اوسطاً ۶۰۰ روپے آمد ہوتی ہے۔ اس کے بھی ۱۰/۱ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ میری کوئی آمد نہیں ہے۔ اگر کوئی آمد پیدا کروں گا تو اس کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو دیتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ العمل کی جائے۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
دلاور خان	حفیظ احمد طاہر	ریحان احمد ظفر

وصیت نمبر ۱۵۱۰۳:- میں انور احمد ہاتف ولد غلام قادر صاحب درویش قوم مسلم پیشہ ملازمت عمر ۳۴ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰۰۰-۷-۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل منقولہ وغیر منقولہ جائیداد کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

۱۔ گاؤں لیل کلاں میں ۳۸ مرلے زرعی زمین ہے اسمیں ہم تین بھائی حصہ دار ہیں۔ مذکورہ بالا جائیداد ابھی تقسیم نہیں ہوئی ہے۔ جب جائیداد تقسیم ہوگی اسمیں سے خاکسار کو جو بھی حصہ ملے گا اسکی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو کردونگا۔ اسکے ۱۰/۱ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ خاکسار انجمن وقف جدید کا ملازم ہے اس وقت مبلغ ۳۲۳۴ روپے مع الاؤنس تنخواہ ملتی ہے۔ اس کے علاوہ زائد وقت میں خاکسار ذاتی کاروبار کرتا ہے۔ اسمیں سے کم و بیش ۱۰۰۰ روپے ماہوار آمد ہوتی ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی آمد کا ۱۰/۱ حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ادا کرتا رہوں گا۔ اسکے علاوہ اگر کبھی مزید آمد یا جائیداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ کو کرتا رہوں گا۔ اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ العمل ہوگی۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
سید صباح الدین	انور احمد ہاتف	محمد طاہر احمد

وصیت نمبر ۱۵۱۰۴:- میں وسیمہ انور زوجہ مکرم انور احمد صاحب ہاتف قوم مسلم پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔

بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰۰۰-۷-۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اس وقت میری منقولہ جائیداد کی تفصیل درج ذیل ہے۔

زیورات طلائی (۱) چین ایک عدد معہ لاکٹ (۲) کانٹا ایک سیٹ (۳) دو ہار (۴) جھمکا ایک عدد (۵) انگوٹھیاں چار عدد (۶) بالیاں دو عدد۔ کل وزن دس تولہ تین صد ملی گرام جسکی موجودہ قیمت ۴۶۰۰۰ ہے اس کے علاوہ حق مہر بذمہ خاوند ۴۰۰۰۰ روپے ہے۔ میں مذکورہ بالا جائیداد کے ۱۰/۱ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میرے خاوند کی ماہوار آمد بذریعہ ملازمت ۳۲۳۴ اور دکان سے ماہوار کم و بیش ۱۰۰۰ روپے آمد ہوتی ہے۔ میرے خاوند کی طرف سے مجھے ماہوار ۳۰۰ بطور جیب خرچ ملتا ہے۔ اس کے ۱۰/۱ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ اگر کبھی مزید کوئی آمد یا جائیداد بناؤں تو اسکی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو کرتی رہوں گی۔ انشاء اللہ اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ العمل ہوگی۔

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
انور احمد ہاتف	وسیمہ انور	سید صباح الدین

وصیت نمبر ۱۵۱۰۵:- میں سلمہ بیگم عرف شانتی زوجہ مکرم عزیز احمد خان صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ساٹھ سال پیدائشی احمدی ساکن صالح نگر ڈاکخانہ بردر ضلع آگرہ صوبہ یو. پی. بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۹-۱۱-۱۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند مبلغ ۱۰۰۰ روپے (۲) زیورات نقرئی چوڑیاں ۵ تولہ بحساب ۸۰ روپے فی تولہ ۴۰۰ روپے (۳) زیور طلائی ایک تولہ انگوٹھی ۴/۱ تولہ کل وزن $1\frac{1}{4}$ تولہ بحساب ۵۰۰۰ روپے فی تولہ ۶۲۵۰ روپے کل میزان ۷۶۵۰ اس کے علاوہ خاکسار کو خاوند کی طرف سے مبلغ ۴۰۰ روپے ماہوار بطور جیب خرچ ملتے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱۰/۱ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی رہوں گی۔ اگر اس کے بعد میں کوئی مزید جائیداد یا آمد پیدا کروں گی تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
عزیز احمد خان	سلمہ بیگم	سعید احمد خان

اعلان نکاح و تقریب رخصتانہ

☆- محض اللہ کے فضل و کرم سے مورخہ ۲۰۰۰-۷-۵ کو ایوان محمود ربوہ میں خاکسار کی بیٹی عزیزہ ندرت ریحانہ کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ قبل ازیں عزیزہ کے نکاح کا اعلان مورخہ ۹۹-۷-۱۵ کو بعد نماز عصر مسجد مبارک ربوہ میں مکرم و محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مؤرخ تاریخ احمدیت ربوہ نے عزیز مکرم چوہدری منصور احمد صاحب گھمن مربی سلسلہ ابن مکرم چوہدری غلام احمد صاحب گھمن ناصر آباد ربوہ کے ساتھ مبلغ چالیس ہزار روپئے حق مہر پر پڑھا تھا۔ اور موقعہ کی مناسبت سے خطبہ نکاح ارشاد فرمایا تھا۔ چنانچہ مورخہ ۲۰۰۰-۷-۵ کو بارات آنے کے بعد تلاوت کلام پاک و نظم خوانی کے بعد مکرم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر خدمتِ درویشان ربوہ نے اجتماعی دُعا کروائی۔ مورخہ ۲۰۰۰-۷-۶ کو مکرم چوہدری غلام احمد صاحب گھمن نے اپنے بیٹے کی دعوتِ ولیمہ میں ربوہ کے کافی احباب و مستورات کو مدعو کیا۔ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کیلئے باعثِ برکت کرے اور مثمر بہ ثمرات حسنہ ہو۔ آمین (جاوید اقبال چیمہ سیکرٹری مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان)

★ مورخہ ۲۰۰۰-۱۱-۱۸ کو محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے خاکسار کی بیٹی عزیزہ شاہدہ تبسم کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرم مرزا بشیر احمد صاحب آف مدراس بعوض مبلغ -/۴۰۰۰۰ روپیہ حق مہر پر مسجد مبارک قادیان میں پڑھا بعدہٗ مورخہ ۲۰۰۰-۱۱-۲۴ کو تقریب رخصتانہ عمل میں آئی جملہ قارئین کرام سے اس رشتہ کے مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ (اعانت بدر -/۵۰) (محمد سلیمان درویش قادیان)

☆- عزیزہ امۃ الرؤف بنت مکرم مبرور احمد صاحب مرحوم ساکن یاری پورہ (کشمیر) کا نکاح عزیزم مکرم شہاب الرحمٰن صاحب میر ابن مکرم حاجی عبدالوہاب صاحب میر ساکن آسنور (کشمیر) کے ساتھ مبلغ ایک لاکھ روپئے حق مہر پر مورخہ ۲۰۰۰-۱۱-۱۸ کو محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان نے مسجد اقصیٰ قادیان میں پڑھا۔ احباب سے اِس رشتہ کے بابرکت اور مثمر بہ ثمرات حسنہ ہونے کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ (اعانت بدر -/۱۰۰ روپئے)

(میر عبدالرحمٰن یاری پورہ)

☆- مورخہ 18.11.2000 کو مکرم عبدالمعصوم ولد سید محمد قوم جٹ سکنہ چھونگاں مہنڈر کا نکاح عزیزہ بشارت بیگم بنت مکرم ماسٹر منور احمد تنویر صاحب قوم بھٹی سکنہ کوٹلی کالا بن راجوری کے ساتھ مبلغ پچاس ہزار روپے حق مہر پر محترم صاحبزادہ حضرت مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ نے مسجد اقصیٰ میں پڑھا۔ اس رشتہ کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر مبلغ پچاس روپے۔ (ماسٹر محمد بشیر چھونگاں)

★ مکرم محمد عظیم صاحب ولد سیف علی مرحوم ساکن چارکوٹ کا نکاح مکرمہ پروین اختر دختر محمد شفیع صاحب ساکن چارکوٹ کے ساتھ مکرم عبدالمنان عاجز معلم وقف جدید نے ۲ نومبر کو پڑھا۔ رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کیلئے درخواست دُعا ہے۔ (اعانت بدر -/۱۱۱ روپئے) محمد اعظم چارکوٹ)

☆- مکرم راجکمار صاحب ولد مکرم صدیق صاحب آف باس خورد صوبہ ہریانہ کا نکاح مکرمہ ریکھا صاحبہ بنت مکرم چھوٹو صاحب کے ہمراہ مبلغ -/۵۱۰۰ روپئے پر خاکسار نے مورخہ ۲۰۰۰-۵-۴ کو پڑھا اس رشتہ کے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔

(طاہر احمد طارق مبلغ سلسلہ ہریانہ)

★ عزیزہ محمودہ اختر سلمہا بنت مکرم غلام حیدر صاحب چک آف کوریل کشمیر کا نکاح عزیز عبدالحی صاحب وانی ابن مکرم عبدالرشید صاحب وانی آف آسنور کے ساتھ ایک لاکھ روپئے (-/۱،۰۰۰۰۰) حق مہر پر خاکسار نے پڑھا۔ قارئین بدر سے اس رشتہ کے بابرکت اور مثمر بہ ثمرات حسنہ ہونے کیلئے درخواست دُعا ہے۔ (اعانت بدر -/۱۰۰) (سید ناصر احمد ندیم خادم سلسلہ احمدیہ آسنور کشمیر)

★ خاکسار کے بھائی مکرم فرید احمد صاحب ابن مکرم محمود احمد صاحب گلبرگی ساکن یادگیر کا نکاح مکرمہ بدر النساء بیگم صاحبہ بنت مکرم محمد شریف احمد صاحب ساکن جڑچرلہ (آندھرا) کے ساتھ مبلغ بارہ ہزار روپے حق مہر پر مکرم و محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب قادیان نے مورخہ 25.9.2000 کو مسجد مبارک قادیان میں پڑھا۔ احباب جماعت سے اس رشتہ کے ہر جہت سے بابرکت اور مثمر بہ ثمرات حسنہ ہونے کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر -/50 روپے۔ (طارق احمد۔ متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان)

☆- مورخہ 3.9.2000 مکرم مبارک احمد صاحب ماگرے ساکن آسنور کشمیر کا نکاح محترمہ شمیم اختر بنت غلام قادر صاحب ساکن بڈھانوں راجوری کے ساتھ مبلغ پچاس ہزار روپے حق مہر پر خاکسار نے پڑھا بعد نکاح رخصتی عمل میں آئی اللہ تعالیٰ یہ رشتہ ہردو فریقین کیلئے باعث برکت بنائے۔ اعانت بدر 50 روپے۔ (رفیق احمد طارق مبلغ سلسلہ جموں)

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO-R.N61/57

Subscription
Annual Rs/-200
Foreign
By Air : 20 Pound or 40$ U.S.A
: 60 Mark German
By Sea : 10 Pound or 20$ U.S.A

The Weekly BADR

Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab ((INDIA)
Vol - 50 Thursday, 4/11th Jan 2001 Issue No: 1-2

☎ (0091) 01872-70757
01872-71702
FAX:(0091) 01872-70105

ارشادات سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام

غفلت کا علاج توبہ ہے

بعض لوگوں کی حالت ایسی ہوتی ہے کہ اُن کو ایسے اسباب پیش آجاتے ہیں مثلاً ملازمت یا کوئی اور وجہ کہ ان کی عمر کا ایک بڑا حصہ ظلمانی حالت میں گزرتا ہے نہ پابندی نماز کی طرف توجہ کرتے ہیں۔ نہ قال اللہ اور قال الرسول سننے کا موقع ملتا ہے۔ کتاب اللہ پر غور کرنے کا اُن کو خیال تک بھی نہیں آتا۔ ایسی صورت میں جب ایک زمانہ ظلمت کا گذر جاوے تو یہ خیالات راسخ ہو کر طبیعت ثانیہ کا رنگ پکڑ جاتے ہیں۔ پس اس وقت اگر انسان توبہ اور استغفار کی طرف توجہ نہ کرے تو سمجھو کہ بڑا ہی بدقسمت ہے۔ غفلت اور سُستی کا بہترین علاج استغفار ہے۔ سابقہ غفلتوں اور سُستیوں کی وجہ سے کوئی ابتلاء بھی آجاوے تو راتوں کو اُٹھ اُٹھ کر سجدے اور دعائیں کرے اور خدا تعالیٰ کے حضور ایک سچی اور پاک تبدیلی کا وعدہ کرے۔ (ملفوظات جلد 1، صفحہ 300-301)

قادیان دارالامان میں

رمضان المبارک کے لیل و نہار و عید الفطر کی پُرمسرت تقریب

الحمد للہ اس مرتبہ ۲۸/نومبر ۲۰۰۰ء تا ۲۷/دسمبر ۲۰۰۰ء کو قادیان میں رمضان المبارک کے دن ورات میں موسم روحانیت کی بہار رہی اور مرد و زن اور بچوں نے حسب استطاعت بھرپور استفادہ کیا۔

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کا سابقہ درس القرآن ایم ٹی اے پر باقاعدگی سے نشر ہوتا رہا جسے اہالیان قادیان نے مساجد کے علاوہ مختلف جگہوں پر اجتماعی اور گھروں میں انفرادی طور پر سنا۔

مرکزی مساجد مسجد اقصیٰ و مبارک کے علاوہ مسجد ناصر آباد مسجد دارالانوار اور مسجد ننگل میں باقاعدہ بعد نماز فجر خصوصی درس کا انتظام تھا علماء کرام نے آیات قرآنیہ احادیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کی روشنی میں احباب کو مستفید کیا اسی طرح تینوں مساجد میں نماز تراویح کا انتظام تھا۔ امسال محترم حافظ مظہر احمد صاحب طاہر، حافظ مخدوم شریف صاحب مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان، محترم حافظ شریف الحسن صاحب مدرس مدرسۃ المعلمین، عزیزان حافظ اسلم احمد حافظ کرامت احمد نے تراویح پڑھانے کی سعادت حاصل کی۔ رمضان المبارک کے آخر میں ۱۹۱ افراد مرد و زن کو اعتکاف کی سعادت حاصل ہوئی۔

نماز فجر کے بعد احباب و مستورات مزار سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام پر جاکر اسلام و احمدیت کے غلبہ کیلئے دُعائیں کرتے رہے اسی طرح ان دنوں میں تلاوت قرآن مجید۔ نوافل صدقہ خیرات اور ذکر الٰہی و درود شریف کا معمول رہا۔

مورخہ ۲۸-۱۲-۲۰۰۰ کو محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب ناظم دارالقضاء قادیان نے سوا دس بجے احمدیہ گراؤنڈ میں نماز عید الفطر پڑھائی اور خطبہ ارشاد فرمایا گراؤنڈ میں وسیع پیمانہ پر پنڈال لگایا گیا۔ دریاں بچھا کر نماز کیلئے انتظام کیا گیا اس کے ساتھ ہی مستورات کیلئے علیحدہ پنڈال لگایا گیا۔ محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب نے نماز عید کے بعد سب سے پہلے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی جانب سے تمام احباب جماعت کو محبت بھرا اسلام پیش کرتے ہوئے عید مبارک کا تحفہ دیا اور حضور کی صحت کاملہ مقاصد عالیہ میں فائز المرامی کیلئے دُعا کی تحریک کی۔ اسی طرح محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان جو ان دنوں بیرونی ممالک میں سفر پر ہیں کی طرف سے بھی محبت بھرا اسلام پیش کرتے ہوئے عید مبارک کا تحفہ دیا اور آپ کی و بیگم صاحبہ کی صحت و سلامتی درازئ عمر کیلئے دُعا کی تحریک کی۔ نیز مختلف احباب کی طرف سے بھی اہالیان قادیان کے نام موصول ہونے والی عید مبارک کا تحفہ پیش کیا۔ بعدہ خطبہ جاری کرتے ہوئے آپ نے عید کا مطلب حقیقت و غرض و غایت بیان کرتے ہوئے خلفاء کرام کے ارشادات کی روشنی میں مومن کی حقیقی عید کیسے منائی جاتی ہے کی وضاحت پیش فرمائی۔ اور اجتماعی دُعا کرائی اس کے بعد حاضرین نے آپس میں ایک دوسرے کو عید مبارک دی اور بعدہ رشتہ داروں اور غرباء کے گھر جاکر عید کی مبارک باد دی۔ امسال بھی مضافات قادیان سے ایک ہزار سے زائد مسلمان بھائی نماز عید کی ادائیگی کیلئے تشریف لائے بعد نماز عید تمام مہمانان کرام کو پنڈال میں ہی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لنگر خانہ سے کھانا کھلایا گیا۔

محترم صدر صاحب خدام الاحمدیہ بھارت کی ہدایت کی روشنی میں محترم مہتمم صاحب مقامی نے خدام کے تعاون سے ہر کام میں نہایت خوش اسلوبی اور محنت سے کام کیا۔ فجزاھم اللہ

(قریشی محمد فضل اللہ)

تمام قارئین بدر اور احباب جماعت احمدیہ عالمگیر کو نئے سال اور نئے ملینئم کی مبارک ہو۔ (ادارہ)

منقولات

سرگودھا میں جماعت احمدیہ کی مسجد پر حملہ پانچ ہلاک (شہید) جن میں دو بچے بھی شامل ہیں

لندن (پ۔ر) جماعت احمدیہ کے ترجمان رشید احمد چوہدری نے کہا کہ ۱۰ نومبر بروز جمعہ جماعت احمدیہ کے ایک مخالف گروہ نے جو کلہاڑیوں، ڈنڈوں اور آتشین اسلحہ سے مسلح تھا نماز عشاء کے وقت مولوی اطہر شاہ کی سرکردگی میں جماعت احمدیہ کی مسجد واقع تخت ہزارہ کو محاصرہ میں لے لیا مسجد میں موجود گنتی کے چند احمدیوں نے خطرے کو بھانپتے ہوئے مسجد کا دروازہ اندر سے بند کر لیا اسی اثناء میں مختلف مساجد سے اعلانات شروع ہو گئے جن میں لوگوں کو جماعت احمدیہ کے خلاف بھڑکایا گیا اور کہا گیا کہ احمدیوں نے مولوی اطہر شاہ پر حملہ کر دیا ہے ان اعلانات کے نتیجے میں تقریباً ۱۵۰ مسلح افراد مسجد احمدیہ پر حملے کیلئے پہنچ گئے اور دروازہ توڑ کر احمدیوں پر حملہ کر دیا چند ایک بھاگ نکلنے میں کامیاب ہو گئے جبکہ چار احمدی ہجوم کے ہتے چڑھ گئے اور ان کو بڑی بے دردی سے موقع پر ہی ہلاک کر دیا گیا ایک احمدی زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے ہسپتال میں چل بسا ہلاک ہونے والوں میں محمد عارف عمر ۳۰ سال محمد اصغر عمر ۶۰ سال ناصر احمد ۳۹ سال مبارک احمد عمر ۱۵ سال مدثر احمد عمر ۱۴ سال شامل ہیں اس سے قبل ۳۱ اکتوبر کو نمازِ فجر کے وقت گھٹیالیاں سیالکوٹ کی مسجد احمدیہ پر چار نقاب پوش دہشت گردوں نے حملہ کیا تھا اور مسجد میں گھس کر نمازیوں پر اندھا دھند فائرنگ کی تھی جس کے نتیجے میں پانچ احمدی ہلاک اور چھ شدید زخمی ہوئے تھے رشید احمد چوہدری نے ان واقعات کی پرزور مذمت کرتے ہوئے کہا کہ ان کی تمام تر ذمہ داری حکومت کی انتظامیہ پر ہے اور کہا ایک عرصہ سے ملک میں جماعت احمدیہ کے خلاف شرانگیزی پھیلائی جا رہی ہے جماعت احمدیہ کے اشد ترین مخالف کو سرعام جلسوں میں جماعت احمدیہ اور ان کے بزرگوں کے خلاف کھلم کھلا اشتعال انگیز تقاریر کی آزادی ہے اور اخباری بیانات کے ذریعہ بھی احمدیوں کو سنگین نتائج بھگتنے کی دھمکیاں دی جاتی رہی ہیں مگر حکومت نے ان سب باتوں کا کوئی نوٹس نہیں لیا جماعت احمدیہ کے ترجمان نے کہا کہ تخت ہزارہ اور ضلع سیالکوٹ میں جماعت احمدیہ کے ذمہ دار افراد نے متعدد مرتبہ تحریری طور پر پولیس کے اعلیٰ افسران کو معاملات کی سنگینی کے بارے میں اطلاع کی مگر اس کے باوجود پولیس نے کوئی ایکشن نہیں لیا اور تخت ہزارہ میں ۱۰ نومبر جمعہ کے دن چند نوجوانوں نے جماعت احمدیہ کے اراکین کے گھروں پر جاکر ہلڑ بازی کی تو احمدیوں کیطرف سے باقاعدہ پولیس کو اطلاع کی گئی مگر پولیس نے پھر بھی جماعت کے ممبران کے تحفظ کیلئے کوئی قدم نہیں اٹھایا رشید احمد چوہدری نے کہا کہ مزید افسوسناک بات یہ ہے کہ بعض اخبارات نے اس واقعہ کو توڑ مروڑ کر حقائق کے برخلاف اس رنگ میں پیش کیا کہ گویا جماعت احمدیہ کے ممبران کی طرف سے کوئی اشتعال انگیز کارروائی کی گئی تھی جس کے ردعمل میں یہ سانحہ ہوا ہے انہوں نے کہا کہ جماعت احمدیہ کی تاریخ اس بات پر شاہد ہے کہ جماعت کبھی بھی کسی قسم کی اشتعال انگیزی یا منافرت کی کارروائی میں ملوث نہیں ہوئی جماعت احمدیہ ایک امن پسند جماعت ہے اور ہمیشہ ہی دوسروں کے مظالم کا نشانہ بنتی رہی ہے۔

بیت الذکر (مسجد) پر حملہ کو تصادم قرار دینا غلط ہے ترجمان جماعت احمدیہ

ربوہ (پ۔ر) تخت ہزارہ احمدیہ بیت الذکر پر حملہ کر کے نماز پر آنے والے ۵ احمدیوں کو ہلاک کر کے بیت الذکر کو آگ لگانے کے واقعہ پر ترجمان جماعت احمدیہ نے کہا کہ ملکی اخبارات سارے واقعہ کو غلط رخ دے کر پیش کر رہے ہیں جبکہ حقیقت یہ ہے کہ حملہ نہتے احمدیوں پر کیا گیا اور ان کو موت کے گھاٹ اتار دیا گیا اسے تصادم قرار دینا غلط اور حقائق کو مسخ کرنے کے مترادف ہے۔ ترجمان جماعت احمدیہ ملک خالد مسعود کے مطابق اطہر شاہ بانی ایک شخص جلوس کی صورت میں احمدیوں اور بانی جماعت احمدیہ کو بازاروں میں سرعام گالی گلوچ کرتا تھا اور قبرستان میں دفن احمدیوں کی قبروں کے کتبے توڑے اور قبروں کی بے حرمتی کا بھی ارتکاب کرتا تھا۔ ایک گروہ کے ساتھ کلہاڑیوں، ڈنڈوں اور آتشیں اسلحہ سے مسلح ہو کر تخت ہزارہ کی گلیوں اور بازاروں کے چکر لگاتے رہے۔ اس کی اس اشتعال انگیزی کی اطلاع پولیس کو بھی دی گئی لیکن انتظامیہ کی طرف سے کوئی کارروائی نہیں کی گئی۔ عشاء کی نماز کے وقت بیت الذکر (مسجد) کو گھیرے میں لیکر دروازہ توڑ ڈالا نمازیوں پر تشدد کیا اور چار افراد کے گلے کاٹ دیئے۔

(نوائے وقت یو۔کے نومبر ۲۰۰۰)

Computrised Composing & Designing By
Krishan Ahmad. Misbahuddin,Ejaz Ahmad